گاڑھے خان

کی

سرگذشت

مرتبہ

سید ظہور الحسن موسوی مؤلف تاریخ دربار دہلی
وازواج النبی - ومخدرات تیموریہ ودولت درانیہ
وغیرہ وغیرہ

…روری سنہ ۱۹۲۳ء مین
…یمی پریس دہلی مین طبع کرائی

قیمت فی ۸/ | جملہ حقوق محفوظ ہیں | تعداد ۵۰۰ جلد

دیباچہ

ناظرین۔ حال میں ایک صاحب نے ایک رسالہ بنام (گھاڑھے خاں نے ململ جان کو طلاق دیدی) چھاپکر شایع کیا تھا اور اچھا لکھا تھا۔ مگر اُس میں ہمارے خیال کے نزدیک کچھ کمی رہ گئی تھی (لہذا) ہمنے بھی یہ رسالہ گاڑھے خاں کی سرگذشت کے نام سے لکھا ہے گو طرز بیان قریب ایک ہے مگر اِس میں تلازمے بہت زیادہ ہیں گویا بالکل ایک نئی جداگانہ کتاب ہے بعض الفاظ کے معنے بھی نیچے نوٹ میں لکھے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تمام کتاب میں کوئی الفاظ ایسا نہیں آنے دیا ہے جس سے گورنمنٹ کو یا حکام گورنمنٹ کو حرف گیری کا موقع ملے۔

ہر تلازمے پر بت کا نشان لگا دیا ہے کہ ناظرین سمجھ لیں۔

سید ظہور الحسن مؤلف تاریخ دربار دہلی

دہلی چھپتہ لال میاں

والوں کو خبر نہ ہو بات ڈھکی رہے۔ ورنہ یہ رشتہ ٹوٹا۔ کونچی سے کہو
کہ مکان کی صفائی کرے اوڑھنی کو حکم دو کہ بہت کھیل چکی چکر لگا چکی
اب کام کا وقت ہے گھر کا کوڑا کرکٹ جلد نکلوا اور قمر الدین فراش سے
کہنا کہ چاندنی سب جگہ بچھادے جل ککڑی چھڑکاؤ کرے اور میرے چچا
دو لٹڑے اور چچی دو سوتی اور میری دونوں بہنوں دھوتر خانم اور
گزہی خانم کو اطلاع دو کہ شادی کی تاریخوں سے پہلے آجائیں اور خالہ
ٹاٹی کو بھی فوراً اطلاع کردو۔ اور میاں چرخے خاں صاحب اپنی
دونوں لڑکیاں اٹیرنی اور ڈمری کو بھی بلاؤ۔ اور دیکھو نداف
بیگ ہیں تو اپنی دھن کے پکے انکی ٹائیں ٹائیں برابر چلی جاتی ہے
وہ کہیں تمہیں نظر پڑ جائیں تو اونکو لانا۔ اور بختو باورچی آئے اور
مانڈھے چڑھائیں اور حلوا تاکہ رشتہ والے کھا کر کڑے اور کرارے
تازہ دم ہو جائیں۔ آب رواں اور دریائی سے کہو کہ پانی کا انتظام
کریں۔ رات لبسی طوائف سے کہو کہ مہمانوں کی دمساز ہو اور کچھ گالے
گلبدن مالن سے کہو کہ سہرا گل مخمل کا شاہی کا گوندھے اور گدڑ و خاکروب
ہر وقت حاضر رہے اور ریشم بیگ قاقم مرزا اور سنجاب خاں۔ شیخ

تمو رشال دو شالہ اوڑھکر اپنے ملازمیں کمبل وگدیلہ و غالیچہ وغیرہ کو ساتھ لائیں اور رونق محفل کو دوبالا کریں۔ یہ لوگ سب شہر ملک کے رہنے والے ہیں انکے کھانے کو مالیدہ تیار رکھنا۔ یا کوئی بنا رکھنا کہ وقت پر پوریاں تلوا دینا کہ پوری پڑجائے۔ ایسا نکرنا کہ وقت پر ہمدہ بندھوادو۔

اور قاضی بافو صاحب روزنامچہ و کتاب گدڑی لیکر نکاح سے پہلے آجائیں تاکہ وقت پر تلاش نکرنی پڑے۔ اور محلہ کا جو درزی ہے اسکے لڑکے کو معہ پیچک وسوئی وگز وقینچی کے ململ جان کی خدمت میں حاضر ہو اور ململ جان کو ہاتھوں میں رکھے اور ٹانکا ٹوک میں اسکا کام دیکھوں۔ اور شلنگ شاہ اور بخیہ بیگ اور کتا و خاں اور انکی بہن قینچی جان سے کہنا کہ ایسا پھندا ڈالیں کہ ململ جان کے جزو بدن بن جاویں اور خواجہ سر امیر ادھر ادھر کام میں لگا رہے۔ ململ جان جب اپنے وطن سے چلی ہیں تو سنگر صاحب سے یہ کہکر آئی ہیں کہ جب میں بلاؤں تو تم فوراً دریا کا پاٹ طے کرکے آنا اور اگر خرچ نہ ہو تو تم پانچ روپیہ کی قسط مقرر کرکے آجانا۔

گاڑھے خاں کی والدہ کہتر خانم نے توشہ خانہ کا کمرہ مع صندوق
والماری و مچان والگنی وغیرہ کے درست کیا - داروغہ نے عرض کی
کہ جناب ہم سب ہمہ تن کام میں مصروف رہیں گے اگر ململ جان
بھی ہمارے واسطے مفید اور مضبوط ثابت ہوں اور ہم سے اپنا دل
نہ پھاڑیں اور اپنی وضع قطع اور چال چلن کو درست رکھیں -
گاڑھے خاں نے چرخہ خاں سے کہا کہ میاں تم تو نرے کاٹ کے
اُلو ہو تمہاری عقل تو چکرا رہی ہے کچھ باتیں سیکھو آؤ جب باتیں بنا نا
میاں سب جھول جھال جو ہوں گے نکل جائیں گے اور کان پکڑی
چیری بنی رہیں گی -
چرخہ خاں جناب بڑے بڑوں کو دیکھ لیا مرد کسی رتبے کا ہو جورو
کے آگے اسکی عزت نہیں ہوتی اور جورو کے وہ وہ حکم بجالاتا ہے کہ چار
آدمیوں میں بیان نہیں کرسکتا -
گاڑھے خاں - جو ایسا کرتے ہیں وہ پیٹ کے ہلکے اور تینے کے
بودے ہوتے ہیں اور دنیا کے ہلوں سے واقف نہ ہوں گے - میرا
نام گاڑھا ہے گاڑھا میں اپنے گھر میں سب کی عیب پوشی کرتا ہوں

اگر ململ جان مجھ سے بل کی نہ ہیں گی تو کچھ بھی نہ ہوگا ہاں اگر ململ جان کے دشمن جھنجھٹ خاں جو اُنکے قدیمی دشمن ہیں اگر وہ آگئے تب تو وہ سب مال سمیٹ کر لیجائیں گے اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں گے اُنکو نہ آنے دینا چرخہ خاں بیٹھک پر سنبھل کر کھونٹا سے بیٹھ گئے اور کہنے لگے جناب آپ میری طرف سے تو اطمینان فرمائیں ہم تو ململ جان کو ہاتوں چھاؤں رکھیں گے اگر ہمارے ہاتھ میں آجائیں۔

غرض گاڑھے خاں تو ہا یوں بیٹھے۔ اور ململ جاں نے سکھ چین اور سکھ بدن اور نین سکھ کو مقرر کیا کہ جب تک شادی نہ ہو جاوے گاڑھے خاں کے کنبہ اور مہمانوں کے واسطے آنکھیں بچھا دینا اور جب رشتہ ہو جائے گا تو تو کون اور میں کون بس پھر تو ہم اور تم ہوں گے اور ان سب وحشیوں کو چن چن کر گھر سے نکال دوں گی بلکہ ایسا کر دوں گی کہ انکے گھر والے انکی صورت تک نہ پہچانیں۔ ذرا پھندا پڑ جانے دو پھر تو انکے شتر غمزہ تکلہ کے بلوں کی طرح نکال دونگی بہت بھولی بھولی کھائی ہیں ہا ہا نخرٹیاں بعد شادی کے معلوم ہو جائے گا۔ یہ لوگ اپنے آپ کو بہت آنٹ سانٹ لگانے میں اُستاد جانتے

ہیں اچھا اب تم جاؤ اور میں جو جو بندوبست کرآئی ہوں یعنی جہیز پارسل کی صورت میں روانہ کرو۔ اور ایسا نظر فریب بٹھن ہو کہ گاڑھے خاں کے کنبہ والے دیکھتے ہی لوٹ پوٹ ہو جائیں اور جب نتیجہ پر آئیں تو ہاتھ مل مل کے رہجائیں۔

یہ باتیں کہکر ململ جان نے شادی کی دھن میں حمام میں جاکر مل مل کر نہانا شروع کیا اور آب رواں کی چادر اپنے اوپر ڈالی کہ پانی رینگ[1] رینگ کر بہنے لگا اور سکھ بدن سے کہا کہ میرا زیور اور کپڑے لاؤ کہ اونکو بدلوں۔

سکھ بدن نے کپڑے لاکر رکھے۔ پہلے ململ جان نے شلوار پہنی پھر قمیص اوسکے اوپر شبواز اوسکے اوپر کا مدانی کا دوپٹہ اوڑھا اور فرش پر سوزنی کے اوپر گاؤ تکیہ سے لگ کر بیٹھیں اور زیور پہننا شروع کیا پہلے کانوں میں جھلنیاں پہنیں پھر بندے کرن پھول گلے میں چمپا کلی۔ پنچ لڑا ماتھے پر جھومر لگایا۔ بازو پر جوشن نونگے پہنے۔ ہاتھوں میں پہونچیاں چوہے دتیاں کنگن۔ جہانگیریاں۔ اک نگیاں۔ نوگریاں۔ ہاتھ میں

[1] رینگ کو بعض شہروں میں بگ بھی کہتے ہیں ۱۲

انگوٹھیاں پہنیں۔ پیروں میں چھڑے۔ پازیب۔ چھاگل۔ جھانجن پہنے ناک میں بلاق اور نتھ۔ زیور پہن ہی رہی تھیں اور دلھن بنی رہی تھیں کہ صحن میں کچھ لڑکیاں نظر پڑیں۔

ململ جان یہ لڑکیاں کہاں سے آئیں

کریب جان۔ شادی کا گھر سمجھکر محلہ کی لڑکی بالیاں چلی آئی ہیں پتیوں سے کھیل رہی ہیں۔ تمہیں کیا۔ مچھلی کے جائے کو کون سہارا دے ہمراہ سری لڑکے بالے بھی انکے پاس اکٹے دکتے آگئے ہیں۔

ململ جان انھوں نے ایسا شور مچا رکھا ہے ایک دوسرے کے ایسا چٹکی لے رہا ہے۔ اور ایسا بل مار رہے ہیں کہ پناہ خدا کی۔ کوئی چیز کوئی بچہ نہ توڑے۔ انکو خوب اچھل لینے دو۔ خدا کرے انپر بجلی گرے ایسے بے غیرت ہیں کہ انکو ذرا آرسی نہیں آتی تم ذرا بھی انکو کچھ نہیں کہتیں گویا تمہارا منہہ کسی نے کیل دیا ہے۔

کریب جان۔ لڑکے ہیں۔ تمہارے کہنے سے اب میں نے انکا گلوبند[۱] کردیا ہے کہ غل نہ مچا دیں۔ ڈور دھوپ میں ایک کے پیر میں چپک آگئی

[۱] تلازمہ کی وجہ سے محاورہ غلط استعمال ہوا۔ ۱۲

ململ جان۔ تم نے انکو منع کیا کیا گویا میرے ٹیکا لگایا احسان کیا۔ یہ لڑکے تو میرے گلے کا ہار ہوگئے۔ کیا ب مجھے مالا مال کردیں گے ایسا عاجز کیا کہ دم دہگدہگی میں آگیا۔ ایسے کترے ہیں اور ایسا جوڑ توڑ کر رہے ہیں کہ اُس بیچاری لڑکی کی چوڑیاں توڑ دیں۔ ان سب کو جلدی یہاں سے نکالو۔

غرض ململ جان بغرض شادی سیدھی سادھی دلھن بنکر تیار ہوئیں ادھر اِنکا کنبہ آنے لگا۔ سرج۔ فلالین ساٹن۔ اطلس۔ کریپ۔ جامدانی۔ ٹول۔ گورنٹ۔ نینو۔ ڈوریا۔ نین سکھ۔ سکھ چین۔ ملینا بانات۔ کشمیرا۔ وغیرہ وغیرہ کو آڈرخاں چپراسی نے جاجا کر ایک ایک کو لانا شروع کیا۔ جب سب جمع ہوگئے تو ململ جان نے کریپ جان سے کہا کہ سب آگئے مگر بھائی گورنٹ نہیں آئے جو انکا تماشا دیکھتے کریپ جان نے کہا کہ مسٹر گورنٹ صاحب شیروانی نے لنگوٹ باندھکر منصب داری شملہ پر قناتٹ[له] کی اسی صلہ میں پہلے پہل انکو خلعت ملا۔ اگر کام میں بدعنوانی ہوتی تو لال کرتی میں کوٹ ناشتا

له تلازمے کی پیروی کی وجہ سے املا غلط استعمال کیا گیا ہے ۱۲

ہوتا۔ اور یار لوگ ساری پگڑی اچھال دیتے۔ چونکہ پوتڑوں سے چین اوڑھائے ہوئے تھے اسی گدی پر تکیہ نکرتے تو کیا کرتے اس حالت پر بھی انکا دستر خوان الوان نعمت سے خالی نہ ہوتا۔ کیونکہ نذہب کے ہیں مزری اکثر انکے مجمع میں نامحرم بھی برقع اوڑھکر جا جم تین اکثر انہیں وجوہات سے وہ نہ آسکے گو بلایا انھیں بھی گیا ہے۔

ادھر گاڑھے خاں کے بھائی برادر جمع ہونا شروع ہوئے اور موہن بیگ نے سب کو جمع کر دیا۔ جگ[ل] اکٹھا ہوا لیکن گاڑھے خان کی برادری کے لوگ سیدھے سادھے کوئی کپاسی عمامہ باندھے کوئی گاڑھے کی دوپلڑی ٹوپی پہنے کسی کے گلے میں روئیدار دگلا۔ چرخہ خاں چکردار پگڑی باندھے تکلے سے کھڑے ہوئے ہیں۔

ململ جان کی طرف کے لوگ عمدہ عمدہ لباس سے آراستہ و پیراستہ اب گاڑھے خاں نے لباس بدلا۔ سب سے پہلے جانگیا پہنا پیروں میں پٹیاں لپیٹیں اور موزے پہنے اسکے اوپر برجس۔ گلے میں کرتہ پہنا پھر صدری یعنی واسکٹ اوسکے اوپر اچکن گلے میں گلوبند لپیٹا اور بنارسی

[ل] تانی میں ایک ڈورا ڈالتے ہیں ۱۲

سیلا اپنے سر سے باندھا اور رومال ہاتھ میں لیکر دولھا بنے -

اتنے میں قاضی باقو صاحب بھی اپنی کتاب گدڑی لیکر آن موجود ہوئے اور نکاح پڑھنا شروع ہوا-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعوذ باللہ من وکت[۱] اللباس والکثافت[۲] اللباس والتصفیق[۳] اللباس والخرق[۴] اللباس وشر الشیطان الرجیم -

اما بعد گاڑھے خاں ولد نرمے خاں - بوکالت چرخے خان بن تکلہ خاں - ململ جان بنت صاحب جان - بوکالت لٹھے خاں بن کورے خاں - بعوض تمام اجناس غلہ وروئی وشکر ومعدن ونقد جنس ململ جان کو اپنے نکاح میں قبول کیا - قاضی جی نے گاڑھے خاں کی طرف مخاطب ہوکر - کہو قبول کیا - قبول کیا - قبول کیا - گاڑھے خان تین دفعہ قبول کیا - قاضی جی چرخے خاں سے مخاطب ہوکر لو میاں مبارک ہو - چرخے خاں ململ جان کے کنبہ کی طرف دیکھکر سلامت ہو - اب نبوے تقسیم ہونے شروع ہوئے اس عرصہ

۱ دہبا ۲ بنجس میلا ۳ مسک ۴ پھٹا ۱۲

میں زنانے سے گلاس میں قند کا شربت دولھا کے واسطے آیا کہ پلادیا جاوے۔ گاڑھے خاں نے دیکھکر اوسکے پینے میں ذرا تامل کیا (کیونکہ ہمیشہ ماندھی[1] پیاکرتے تھے) چرخے خاں نے جھکر کان میں کہا کہ شربت ہے پی لو کچھ ہرج نہیں۔

جب سب لوگ رخصت ہو گئے گاڑھے خان اندر گئے سب نے سلامی نوٹوں کی دینی شروع کی۔ ململ جان کے قریب ہی نواڑی پلنگ بچھا ہوا تھا اوسپر لحاف لگا ہوا تو شک بچھی ہوئی ململ جان نے پلنگ پوش اوٹھا پردے چھوڑ اوسپر جا بیٹھیں۔ گاڑھے خاں نے استراحت فرمائی۔

ململ جاں نے صبح کو گھونگٹ اوٹھا کر گھر کے کونے کونے کو دیکھا اور دل میں کہا کہ میں اب گھر کا پورا انتظا کرونگی۔

اب ململ جان نے گھر کا چپہ چپہ اپنے کنبے کو تقسیم کیا۔ سے گاڑھے خان سے کہا کہ تم تو نیچے کے درجے میں پاؤں پھیلا کر سویا کرو اور ان کے چھوٹے بھائی سے کہا کہ تم دالانوں میں بستر لگاؤ گلشن سے کہا بہن

[1] بعض شہروں میں شال باف اور ٹول بھی کہتے ہیں۔ کلپ ۱۲

۷۸۶

گاڑھے خان اور ململ جان کی سرگذشت

گاڑھے خاں ولد نرمے خاں بن کپاس خاں قوم ڈوڈہ پیشہ تن پوشی۔ ساکن شہر موہن آباد تحصیل زراعت۔ محلہ باڑی ہندی النسل اپنے رشتہ داروں میں سب سے بڑے گراں ڈیل۔ کپاسی رنگ موٹے موٹے اعضا۔ سادہ طبیعت راحت رساں ہر کام میں مضبوط۔

ململ جان تبلاش گھر کرنے پیٹ بھرنے اپنے وطن سے نکلیں چھریرہ بدن اُجلا رنگ نازک مزاج ایسی کہ ذرا سی دیر میں تار تار ہو جاتی ہیں اپنی دھنکی ایسی پکی کہ اتنے بڑے سفر کو جہاز اور خشکی کے راستے طے کر کے آئیں۔ پہلے پندرہ سولہ برس تک اپنے ملک میں رشتے تلاش کرتی رہیں جب کوئی وہاں نظر پر نہ چڑھا تو

تم محراب میں پردہ ڈالکر رہو تخمل سے کہا کہ باجی تم پلنگ پر اپنی شیلک بچھاؤ چکن اور سیکیا بابر لیبٹ سے کہا کہ آپا ہم تم سب ساتھ ہی رہیں گے تو اب ململ جان اور گاڑھے خان اپنے گھر میں خوش وخرم رہنے لگے گاڑھے خاں اکثر دیہات میں رہا کرتے تھے کبھی کبھی جاڑوں کے موسم میں شہروں میں بھی آجایا کرتے تھے (ہمنے بھی جامع مسجد کی سیڑھیوں پر اکثر دیکھا ہی) اور چند روز رہکر پھر دیہات میں چلے جاتے تھے جیسا کہ اُنھوں نے ململ جان سے وعدہ کیا تھا۔

ململ جان کو گاڑھے خاں کا جاڑوں کے موسم میں بھی آنا ناگوار گذرتا تھا اور کہتی تھیں کہ تم ہمیشہ دیہات میں رہا کرو شہر میں تمہارا کیا کام۔ غرض اسی طرح ہمیشہ تو تو میں میں رہا کرتی تھی مگر لشتم پشتم میگزرم میگزرم ہوئے جاتی تھی اسی زمانہ میں ململ جان سے دو لڑکیاں بھی ہوئیں۔

ایک دن ململ جاں اور گاڑھے خاں سے کچھ زیادہ تکرار ہوئی اور گاڑھے خاں گھر سے نکل گئے۔ ململ جان تو اس وقت کا انتظار ہی کر رہی تھیں کہ یہ کہیں گھر سے نکلے تو صفایا کردوں۔

دروازہ کے ملازم بٹھن خاں اور بقچہ بیگ کو حکم دیا کہ تم دروازہ
اور مکان کی ہر چہار طرف کی حفاظت کرو اور اِس حکم کی گرہ دل میں
باندھ لو کہ گاڑھا آئے تو اندر قدم نہ رکھنے دینا اور اگر اصرار کریں تو کہہ
دینا کہ اسوقت سرکار کو فرصت نہیں ہے کیونکہ مارکیں صاحب۔
کملیٹ صاحب اٹیلین صاحب۔ گبرون صاحب نیلو صاحب
آئے ہوئے ہیں بنک کی ہنڈیوں کا بھگتان کرا رہی ہیں اور اگر اقرار
یاد دلائیں تو کہنا کہ اقرار وقت کے واسطے ہوتا ہے نہ کہ ہر وقت ایک
دن گاڑھے خاں کو ململ جان سے کچھ بات طے کرنی تھی اور عرض
حال کا موقع نہ ملتا تھا آج فرصت تھی گاڑھے خاں جُلاہے کی
چڈھی پر آئے تو ڈبل زین صاحب دربانوں سے کچھ باتیں کر رہے
تھے کہ گاڑھے خاں کو آتا دیکھکر آپس میں گل خف کرنے لگے اور دست
و گریباں ہو گئے۔ گاڑھے خاں نے یہ دیکھکر جلاہے سے کہا کہ
اُلٹے چلو سودا بگڑ گیا اور میرا تو گزدں دل پھٹ گیا انکی اِن باتو نسے
اور دل میں ایسی گرہ پڑی کہ کھلنی دشوار ہے اور اپنے اس فعل
پر نہایت لعنت ملامت کی اور کہا کہ میں نے ملک کے کونے کونے

ساماں سمیٹ سماٹ کر گھر بھیجا اور یہ خیال کیا کہ گھر میں سب کچھ ہو گا
وہاں گھر میں جانا بھی نہیں ملتا۔ معلوم نہیں گھر کے اندر کا کیا حال
ہو گا کچھ رہا بھی یا نہیں۔ یا بیگم صاحب نے سب خال سے لگا یا میں نے
گھر میں سونا جھونکا۔ مجھے تو کوڑا کرکٹ بھی ہاتھ آتا معلوم نہیں ہوتا
ہے۔ خیر کیا مضائقہ ہے یار زندہ صحبت باقی اگر میرے دم میں دم
ہے اور رشتہ حیات بھی باقی ہے تو ململ جان کے بودے افسر کی
کس طرح خبر لیتا ہوں اور اسکے تکلے کے سے بل نہ نکالے تو نام گا رحم
خان نہ پایا۔ یہ سوچ کر جنگل کی راہ لی اور ایسے شرمندہ ہوئے کہ ڈھا
ڈالی اپنی وفادار بی بی اور خالہ سوسی وغیرہ کو بھی منھ دکھایا اب اسی
دھن میں غلطاں پیچاں نہایت سست قدمی سے ٹسر مسر کرتے
چلے جاتے ہیں ایک روز کا ذکر ہے کہ تھوڑا سا دن باقی ہے کہ پہاڑ
کی لہردار غیر منتظم پست و بلند چوٹیوں کا سلسلہ نا تمتناہی دور تک
چلا گیا ہے اور آفتاب تمام دن کی سفر کی کوفت اٹھائے اپنے گرد
آلود تمتمائے ہوئے چہرے کو بغرض خواب دامن کوہ کی چادر سے منھ
چھپایا چاہتا ہی اور شبستان مغرب کی شفقی توشک اور لحاف سنجاب میں

کر رہی ہیں سے رہا ہی اور پہاڑ کی چوٹیوں کے درختوں کے تنے اور پھیلی
ہوئی شاخیں عکس شفق میں صفحۂ افقی پر تصویر کا عالم دکھا رہی ہیں
اور انکی ہوا کی چھیڑ سے دل لبھانے والی حرکت گھاٹیوں کا سہانا عالم
پھولوں کی ہوا کے جھونکوں کے ساتھ مہک غنچوں کی لپٹی ہوئی پتیوں
کا ہوا سے کھِل کھِل کر کھلنا شاما کی البیلی بولنا دیٹر کی سریلی آواز اور
وہ درختوں کے سایہ میں شام کا اوداسا اور کچھ کچھ دھند لکے اور اندھیرے
میں جگنوؤں کی مدہم مدہم چمک جو اُڑتے ہوئے پتنگوں کی صورت فنا
ہوتی ہوئی نظر آتی ہے وہ سبزہ صحرا کا زمردین رنگ سے سیاہی کا بدلنا
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا چلنا - اس عرصہ میں گاڑھے خاں کو ایک طرف
آگ نظر آئی گاڑھے خاں اُسی روشنی کی طرف چلے تو ایک مہاتما کو
اُس پرماتما کی یاد میں ایسا ڈوبا ہوا پایا کہ انکو اپنے سراپا کا ہوش نہیں
اور ایسے رندھے اور گندھے ہوئے ہیں کہ انکو عرصہ تک یہ خبر نہیں ہوئی
کہ گاڑھے خاں میرے پاس کچھ فریاد لائے ہیں گاڑھے خاں نے دیکھا کہ
ان مہاتما کے سر پر سرپرستی کی کلاہ - ہمدردی کا وسلہ گلے میں عیب
پوشی کا تہ بند باندھے ثابت قدمی کی کھڑاویں امن کا مرگ چھالا

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

بجھائے اللہ کی یاد میں مصروف ہیں۔ کہ یکایک ان مہاتما کی نظر کیمیا
اثر گاڑے خاں پر پڑی تو آپ نے زبان اعجاز بیان سے فرمایا کہ آ
میرے رات دن کے ساتھی تو تو میرے گلے کا گل خبدڑا [1] ہے تو کہاں
تھا۔ پھر بنظر غور دیکھکر کہا افسوس یہ تو نے کیا کیا دیکھا حیوانی جذبہ
کا اثر کہ تیری ناتجربہ کاری نے تجھکو کہیں کا نہ رکھا کہ اب کوئی انجان
اور بعض جان بوجھکر تجھ سے پلہ بچاتے ہیں رات کی تاریکی تو خیر
اتبو روشنی کے وقت جان بوجھکر تجھسے دامن چھڑاتے ہیں اور اصلی
صورت کوئی نہیں پہچانتا اتبو تیرے گھر والے تیرے دھوکہ میں
ایک دن میاں بدلو نے بھروپیہ کو گاڑھا سمجھکر بڑی آوازیں
دیں تب بہروپیہ نے کہا کہ میاں میں جاپان کا ہوں آئندہ دیکھ
بھال کر کام کرو اور دھوکہ کھا کر نقصان نہ اٹھاؤ۔

اے قدیمی میرے گوشت پوست جو جو خوبیاں تجھ کو قدرت
نے دی ہیں اوروں میں کہاں آ تو اپنا گھر دیکھ اور اپنے بچوں کو گودی
لے وطن سے دوستی کر کہ یہ ایمان کی نشانی ہے۔ رباعی

---

[1] وہ کپڑا جو گلے سے میلا ہو کر اور پھٹ کر اُترے ۱۲

حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر
خار وطن از سنبل و ریحاں خوشتر
یوسف که بمصر بادشاہی میکرد
میگفت گدا بودن کنعاں خوشتر

دنیا کی پستی دنیا کی بلندی دنیا کی خشکی اور تری علاوہ اسکے گرم و سرد زمانہ کیا شے تجھ میں نہیں ہے جو تو اوروں سے چاہ پیدا کرتا ہے ناحق طبیعت جگت کے خلاف ڈانوا ڈول کرتا ہے تجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ شادی رہتی ہے جیوڑا گھسنا ہے تو سمجھتا تھا کہ کوٹھی دار بنجاؤں گا اور ہمیشہ روپیہ کی سوت جاری رہیگی اسکو دیکھکر چکر گھرنی بن گئے۔ یا چرس[1] کے نشہ میں تھے کہ کہا لاؤ کمر بھی لو۔ لیکن عجب من رکھتا ہے تو شاید کھیل سمجھا تھا کیا کسی نے تجھسے نہیں کہا کہ دیکھ اس کام میں کوئی ادٹ رہے کام نہ آئیگی۔ اوڈ اسن نمبر دار نے مجھسے خود کہا کہ گاڑھے خاں نے جھولا کھایا میں نے ہر چند سمجھایا لیکن گاودی نکلا بہت کہتا تھا کہ مجھے کیلی کا کھٹکا

[1] چمڑے کا ڈول جس سے زمیندار پانی کھینچکر کھیتوں میں دیتے ہیں اسکو لاؤ بھی کہتے ہیں

نہیں اب خالی سپاٹ رہ گیا اور کوئی کھونٹا مضبوط نہیں اب سیدھے چکر ہیں اور میاں گاڑھے خاں ہیں۔

تجھے کیا ہوگیا تھا جو اس دقت میں پھنسا۔ گاڑھے خاں نے جواب دیا کہ جناب خودنمائی اور ہوس کے پنجہ میں آگیا عاقبت پر نظر نہ ڈالی اور یہ نہ سوچا کہ پردیس کی بیوی میرے کنار عاطفت میں کیونکر خوش رہ سکتی ہے وہ عاقل اور عالم میں بیوقوف وجاہل وہ گوری چٹی صاحب جمال نیک اعمال نیک خصال میں کالا کلوٹا بد اعمال وہ باریک میں موٹا وہ نازک میں بھدا شادی کر بیٹھا میں گاڑھا وہ ململ وہ ریشم میں کمبل مجھے خوش کیونکر رہ سکیں گی اور میں ہی کیا خوش رہوں گا شعر

گندم از گندم بروید جوز جو   از مکافات عمل غافل مشو

اب تجربہ سے ثابت ہوا کہ وطن ہی کی بیوی اچھی تھی اب خالی ہاتھ رہ گیا کچھ پاس نہیں اور سوچ رہا ہوں کہ کیا کروں جو دوست تھے وہ دشمن جو یگانہ تھے وہ بیگانہ ہوگئے اور مجھ سے ملتے شرماتے ہیں کوئی کہتا ہے الگ رہ الگ ایسا نہ ہو کہ تیرے پاس رہنے

پھنسیاں نکل آئیں کوئی کہتا ہے کہ گرمی معلوم ہوتی ہے میرے پاس
آئیں تو میں بتاؤں جو جو مجھ میں خوبیاں ہیں جدھر جاتا ہوں لوگ
مجھ سے نفرت کرتے ہیں - تہماتما نے فرمایا اچھا ٹھیرو تدبیر کرتا ہوں
اگر بن آئے تو کیا کہنا ہے ورنہ دعا اگر اسکی بارگاہ میں قبول ہو جائے
لیکن تو بھی کوشش کر اور سب اپنے گھر والوں سے مل جلکر کام کر اگر
وہ چاہے گا تو جلد انجام ہو جائے گا یہ کہکر تہماتما کھڑے ہوئے اور
سچّے دھیان سے اُس عادل حقیقی کی بارگاہ میں دعا کی کہ اے دردمندوں
کے دستگیر اور ایسے بیکسوں کے خبر گیر تجھکو آسان ہے ہمیں مشکل
تو دلوں کو پلٹ دینے والا ہے - چونکہ دعا سچے دل کی تھی ادھر دعا تمام
نہ ہونے پائی تھی کہ گاڑھے خاں کے دل میں خیال آیا کہ اے موٹی
عقل کے تو ان نظر فریبیوں میں کیوں آگیا اور اپنے بڑوں کے
چال چلن کیوں چھوڑ دئے شعر

لاتے ہیں کب وہ حشمت دارا خیال پر
چلتے ہیں جو کہ اپنے بزرگوں کی چال پر

چل اور ان الجھاؤ سے اپنا پیچھا چھڑا تمام دنیا اپنا کام کر رہی ہے

اور حصہ لے رہی ہے اور تو بے خبر شعر

ایسے جینے پہ بارہا افسوس ایک کیا بلکہ صد ہزار افسوس

یہ سوچکر مہاتما سے رخصت ہوا اپنے گھر پر آنے کا ارادہ کیا

یہاں ململ جان اپنے عزیزوں اور دوستوں کے ساتھ گل چھرّے اڑا رہی ہیں ناچ ہو رہا ہے بادل چھایا ہوا ہے گھٹا امنڈ امنڈ کر آرہی ہے ٹھنڈی ٹھنڈی نرم نرم ہوا چل رہی ہے دور شراب کا بندھا ہوا ہے اور وہ چھوٹے چھوٹے قطرے پانی کے پن بھری ہوا کے ساتھ کمرہ کے اندر آکر لوگوں کے چہروں پر مس کر کے اور چھینٹا دے رہے ہیں اور جسم کی گرمی اور شراب کی حرارت سے اوڑکر تفریح کو دوبالا کر رہے ہیں جس سے شراب کا لطف دگنا ہو رہا ہے۔

کریب جان۔ آپا ململ اسوقت تو جھولا جھول لو تو زیادہ لطف آئے

ململ جان۔ میرے سارے کپڑے خراب ہو جاویں گے۔

کریب جان۔ ساڑھی باندھ لو۔

ململ جان (سینکیا سے) ارے جا کے پڑوس میں جو بنیا رہتا ہے اس سے دو دھوتیاں مانگ لا کہ بیوی مانگتی ہیں۔ سینکیا گئی

ہندوستان میں آنکر رہنے سہنے لگیں اور اپنا رسوخ بڑھایا کہ میرا نام
ہو اور ہر ایک کے دل میں ہر دلعزیز ہو جاؤں کہ مطلب برار ی
ہو اور لوگ مجھپر نظر ڈالیں۔ ململ جان نے ہر شہر میں پھرنا شروع
کیا۔ اتفاق سے گاڑھے خان پر نظر پڑ گئی۔ انکے مضبوط اعضا
دیکھکر ڈورے ڈالنے شروع کئے کہ انسے رشتہ اور پیوند ہو جائے

ادھر گاڑھے خاں نے جو ململ جان کو دیکھا طبیعت تار تار
ہو گئی۔ ململ جان کا نازک نقشہ سونتواں ناک پتلے پتلے ہونٹ
رسیلی آنکھیں صراحی دار گردن گز بھر چلنے میں سولہ سولہ گرہیں کمر میں
پڑتی ہیں ہاتھ پاؤں گول نہایت سڈول۔ بیالیس کا سن مشہور اکثر
دیکھنے والے چھبیس ۲۶ کا بھی گمان کرتے تھے بلا کی کساک مساک۔
گاڑھے خاں نے پہلے تو اِس خیال سے سر دھنا۔ پھر سوچا کہ شادی
مناسب نہیں کیونکہ ڈھاکہ والی بیوی صاحب سلیقہ عفیفہ گھر
میں موجود ہے۔ لیکن موٹی عقل کے تھے سمجھ میں آگیا کہ شادی کر بھی
لو دیکھا جائے گا۔ انشا اللہ شادی کے بعد ململ جان ہماری ہو جائینگی۔ انکو یہ خبر نہ تھی کہ ململ جان بیسیوں برس گذرنے کے بعد بھی

بنیا تو تھا نہیں۔ بنیا ئن تھی اوس سے لے آئی۔

ململ جان نے کہا کہ اگر دولائی ہو تو دو تہی چوتہی کرکے رکھ دے میں آتی ہون۔

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ گاڑھے خاں نے سخت اور کرخت آواز سے کہا کہ دروازہ کھولو۔ ململ جان کا اس آواز سے ماتھا ٹھنکا اور چونک کر کہا کون گاڑھے خاں نے کہا کھولو۔ ململ جان نے کہا ارے کیا کھولین۔ گاڑھے خاں نے پھر بلند آواز سے کہا کھولو ضروری کام ہے ململ جان نے اپنی ملازمہ لوٹ جالی سے کہا کہ جاکر دیکھ تو سہی یہ کون بیہودہ گستاخ بدنصیب ہے جو اپنا گلا پھاڑے جاتا ہے۔ چنانچہ ملازمہ دروازہ کے پاس آئی اور دروازہ کھولا تو گاڑھے خاں کو جامہ سے باہر دیکھا یہ دیکھکر ڈری اور ململ جان سے گھبرائے ہوئے لہجہ میں ہاتھ مل مل کر کہا بیوی آگیا ململ جان اری کون۔ لوٹ جالی نے جواب دیا کہ وہی موذی نگوڑا مونڈی کاٹا اس کا جائے ناس۔ وہی گاڑھا ہے گاڑھا اس کا پاجی پن تو دیکھو کیا منھ لیکر آیا ہے وہ باہر کی سہ دری سے لگا کھڑا ہے یہ اپنے

آپ کو دہراتے کس بات پر ہیں۔ ململ جان نے کہا دروازہ نہ کھولنا
ملازمہ بیوی اتنو کھول دیا۔ ململ جان نے کہا نکالو گھر میں نہ آنے
دینا گلا گھونٹو دہکے دو گز بھو نکو گردن ہاتہ پو مارو جس طرح ہو سکے
نہ آنے دینا اور دیکھنا کہیں جانے بھی نہ پائے یہ جس حیثیت کا ہی
اسکی حیثیت سے سخت سے سخت زنجیر گلے میں ڈالو سب طرح سے
مجبور کردو۔ داروغہ تم جاؤ ڈھٹے بھائی تم جاؤ اور اسکو رفل کا نشانہ
بناؤ اور جو کچھ ہو وار پار ہو سمٹی بہن تم کیا سکڑی سمٹی بیٹھی ہو چلو ہمت
کرو ورنہ کام بگڑ جائیگا اور پھر وہی ڈھاک کے تین پات اوڑھو یا
بچھاؤ اور وہی افلاس کی کھوہ ہوگی یہ سنکر سب ملکر چلے اور پہلے سے
دو دو بک شروع کی ڈھٹے بولے جاؤ میاں جاؤ ورنہ سر نہ ہوگا اور
اندر قدم رکھا تو کوچہ کاٹ ڈالیں گے اور بہن ململ سے مخاطب ہو کر
بہن تم کیوں آئیں۔ یہ موذی سمجھا ہی کیا ہے۔ معلوم نہیں تو پوچھو لا
کس بات پر ہے۔ کیا موٹے موٹے اعضا پر اور ململ جان سے مخاطب
ہو کر باجی اس گھر میں ان کا رکھا ہی کیا ہے اور اب انہیں کے پاس
کیا ہے ادھی پاس نہیں جو قند کا شربت پی لیں کس برتے پر تتا

پانی میں چاہوں تو ابھی دھجیاں بکھیر دوں اور اگر انکی سب تہ کر دوں۔

گاڑھے خاں نے ململ جان کی طرف اشارہ کر کے مجھے ان سے کچھ کہنا ہے اور لٹھے خاں کو اپنے پٹھے دیدے دکھا کر کہا غصہ نکر ٹھیرو ٹھیرو ایسا نہ ہو کہ اس اینٹھ سے تڑخ جاؤ یہ رشتہ ہے کھینچو نہیں ٹوٹ جائے گا۔ ململ جان نے لٹھے خاں سے اشارہ کر آنکھ ماری جس کا مطلب یہ تھا کہ ٹھیرو انگلی ٹیکنے کا ذرا سہارا ہو جائے پھر تو دنیا سے مٹا دینا میرا کام ہے۔ یہ کہکر ململ جان نے گھر سے پاؤں نکالے اور زہر خند ہنسی کی صورت بنا کر کچھ آگے آئیں۔ گاڑھے خاں کچھ پیچھے ہٹے لیکن دروازہ کی طرف کترا تے ہوئے غرض اسی طرح سے جب گاڑھے خاں دروازے کے قریب آئے تو جلدی سے قدم بڑھا دروازے کے اندر اور دروازہ بند۔

ململ جان - سرکار یہ کیا۔

گاڑھے خاں آپ سمجھ لیں

ململ جان میں تو نہیں سمجھی۔

گاڑھے خاں بس یہی بہتر ہے کچھ ہم سمجھے کچھ تم

ململ جان بتاؤ تو

گاڑھے خاں بتا تو دیا

ململ جان کیا

گاڑھے خاں راستہ - اور خیر اسی میں ہے کہ شر نہ بڑھے اور
خدا تمہاری چھینٹ کسی پر نہ ڈالے کہ وہ بھی آل سے جاتا رہے -

ململ جان تم میری بات تو سنو تمہارے فائدے کی صورت ہے
تمہارے سب بل جاتے رہیں گے اور تمکو یہ بھی نہ معلوم ہوگا کہ دنیا
ہے کہاں بلکہ آرام سے رہو گے اور کروٹ لینے کی بھی تکلیف نہ ہوگی

گاڑھے خاں میں سمجھ لیا اگر پھر کبھی ملنا ہے تو جاؤ ورنہ ایک سو
چالیس کو تین دفعہ سمجھ لو -

ململ جان ایک سو چالیس کیا لیکن میں اسکو کیا جانوں یہ کہکر
خیال آیا تو معلوم ہوا کہ ط کے ۹ لام کے تیس ۳۰ الف کا ایک قاف کے
سو - یعنی طلاق ہوئی -

ململ جان نے چھاتی پر ہاتھ مار کر کہا افسوس یہ گھر مجھ سے

چھوٹتا دکھائی دیتا ہے میں نے بنانا شروع کیا تھا اور نتھے سے کہا دیکھا
بھائی یہ سب تمہاری غفلتوں سے ہوا کہ ہم اس حال کو پہونچے تم تو
ادھر ادھر سٹے میں رہے اور یہاں کام تمام ہوا اب کیا کروں اور
نکاح کا کاغذ بھی کھاروے خاں کے پاس ہے سو وہ ایسا بھدا ہے
کہ اب کیوں دیگا - افسوس جو جو میرے وطن سے یہان آنے کو تیار
تھے اور اسباب باندھ چکے تھے وہ میری پریشانی سنکر رک جاوینگے
اور جو ہمراہی ہیں وہ جگہ جگہ کٹڑوں میں بند ہیں کنجیاں میرے پاس ہیں
اور جو ساتھ ہیں وہ تتر بتر - اچھا اب بہتر ہے کہ یہاں سے چلو اور
کہیں قیام کر کے کچھ تدبیر کریں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے یا اپنے وطن کو
واپس چلیں -

راستے میں نتھے خاں نے ململ جان سے کہا بہن ہم تو تمہاری ہمراہی
سے مجبور تھے ورنہ گگری توپ اور پچک کے گولے ایسے صحیح نشانہ پر
لگاتے کہ میاں گاڑھے خاں کی دھریاں بکھیر دیتے اور تار تار ہو جاتے
اور انکے اجزائے بدن فضائے عالم میں دھنیئے کی دوکان بنا دیتے
اور ہوا ادھر ادھر سے انکو اب بھی ایسا منتشر کریں گے کہ کبھی روئی کا پودا
یا نتھے کے رخ پر دوگ جو اکھیلا کرتے ہیں ۱۲

پیدا نہ ہو جو یہ پیدا ہوں اور دنیا میں بل ماریں۔

ململ جان نے کہا ہاں بھائی ہاں یہ مردود ہے تو اسی قابل کہ اسکی پیسے پر رکھکر بوٹیاں اوڑائی جائیں اور آہ نکریں۔

ٹھسّے خاں نے کہا کہ بہن تمہارا واپس جانے کا ارادہ ہے سبحان اللہ کتنے برس تو ہمیں یہاں آئے ہوئے ہو گئے بچہ بچہ ہر شہر کا ہمیں جانتا ہے ہر شخص ہماری اور تمہاری خاطر کرتا ہے جانے کا نام لینا کیسا یہاں سے جانے کی صلاح تو میری ہرگز نہیں ہے۔

ململ جان۔ بھائی یہ تو گاڑھے تھے۔ میرے تو چاہنے والے یہاں اس قدر ہیں کہ کیا بیان کروں۔ انکے چاہنے والے خود مجھے اس قدر چاہتے ہیں کہ تم سے کیا کہوں۔ ان کی بھی چار دن کی ہوا ہے دیکھ لینا میں ہی میں ہوں گی۔

ٹھسّے خان۔ گاڑھے خاں کی برادری کے لوگ ایک تمکو اور مجکو کیا ہمارے سارے کُٹم[۱] کو چاہتے ہیں۔ اور میں بہت دور دور پھرا ہوں اور خوب دیکھا ہے کہ چپکے سے دوکان پر آئے اور مجھسے یا تم سے ہاتھ ہاتھ ملایا یا اور ہمارے کسی کنبے والے سے ہاتھ ملایا اور بغل میں

[۱] کُٹم کنبے کو کہتے ہیں ۱۲

دبایا اور جنگلی رستے سے نکل بدرِ شی نارن تک پہونچ جاتے ہیں۔
ظاہر میں تو گاڑھے خاں کے ساتھ ہیں اور ہاں میں ہاں ملاتے ہیں
اور دل سے ہمکو اور تمکو چاہتے ہیں۔ وجہ کیا کہ خود گاڑھے خاں کی برادری
میں اتفاق نہیں۔ برادری میں کیا ایک شہر میں نہیں ایک محلہ میں
نہیں ایک گھر میں نہیں۔ باپ بیٹے میں نہیں۔ ماں بیٹی میں نہیں
بھائی بھائی میں نہیں۔ ایک گاڑھے خاں کو اچھا کہتا ہے تو دو ہمکو اور
تمکو چاہتے ہیں اور علانیہ کھلے خزانہ ہاتھ ملاتے ہیں۔

ململ جان۔ بھائی لٹھے۔ جہاں ایسی حالت نفاق کی ہو وہاں
سے ہمارا قدم کہیں ہٹ سکتا ہے۔ اکثر جگہ مجھپر پہرے لگائے گئے
کہ یہ نکلنے نہ پاوے۔ مگر میرے چاہنے والے مجھسے ہاتھ ملاتے ہیں
کیا میرا قدم اب یہاں سے نکل سکتا ہے ہرگز نہیں اور بھائی تم تو
اب میرے ساتھ ساتھ ہو۔ اور تعجب کی یہ بات ہے کہ گاڑھے خاں کی
برادری کے لوگ تو درکنار اُنکی عورتیں مجھسے اس قدر محبت کرتی ہیں
اور چاہتی ہیں کہ چھاتی سے ایک دم جدا نہیں کرتیں۔ مرد لاکھ کہتے

(۱) جرہار کے مشہور بزاز (۲) دہلی کے مشہور بزاز ۱۲

ہیں کہ بلمل جان کا نام تک نہ لینا - وہ کہتی ہیں کہ چاہے کچھ ہو ہم تو بلمل جان کو گھر میں بلائیں گے سر پر بٹھائیں گے - ہمیں بغیر اُس کے ملے چین نہیں مرد مجبور ہو کر ہاتھ مل مل کر رہجاتے ہیں -

لٹھے خاں - بہن - جہاں سے ہماری تمہاری دشمنی کی بنیاد پڑی بمبئی - پونہ - سورت وغیرہ - اُس طرف تو گاڑھے خاں کا کوئی نام بھی نہیں جانتا جہاں لاکھوں کی آبادی ہے وہاں کوئی خال خال گاڑھے خاں کو جانتا ہے ورنہ سب دہی ہمکو یا ہمارے کنبے کو جانتے یہ بھی چار دن کی ہوا ہے دیکھو تو -

بھائی تم کو وہ دن یاد ہے جس روز میاں گاڑھے خاں نے اپنی مونچھوں کو بل دیکر اور تن کر کھڑے ہو کے تم سے کہا تھا کہ دیکھو مجھ سے بل کی نہ لینا ورنہ نہ تیرا سُوت نہ میری بنائی پھر تو کون اور میں کون اس پر تمہیں یاد ہو گا کہ میں نے جواب دیا تھا کہ اتنے نہ اینٹھو دیکھو دیکھو رشتہ ہے ٹوٹ جائے گا شادی کرنی کھیل نہیں گھر گھر کہ ستر بلا سر پکھ سانپ سب جگہ ٹیڑھا چلتا ہے لیکن گھر میں سیدھا ہو جاتا ہے اور تم نے تیلی کا قصہ نہیں سنا کہ ایک تلوا نامی تیلی جوان طاقت وار

تیل بیچنے آتا تھا اور ایسی کڑک کر آواز لگاتا تھا کہ محلہ گونج جاتا تھا
اتفاق سے چند روز نہ آیا ایک روز محلہ میں آکر نہایت کمزور آواز سے
پہلے کھنکارا اور پھر کہا اری لو یہ کہکر کچھ دیر دم لیا اور کہا تیل ایک
عورت اپنی پڑوسن سے باتیں کر رہی تھی کہ پڑوسن نے کہا بوا تیل
والا آیا ہے تیل لے لے اُسنے کہا بوا میں تو اپنے تیل والے سے لوں گی
جو لہک کر آواز لگاتا ہے۔ یہ فقرہ اتفاقاً تیل والے نے سن لیا دروازہ
میں مونھ ڈال کر تھرائی ہوئی آواز سے کہا۔ اری بہن تو یہاں تو آ
میں وہی ہوں۔ پڑوسن تِل ملا کر دوڑی ارے تجھے کیا ہوا۔
تیلی۔ اری بوا ہوا ہوایا تو کچھ نہیں۔ گلّو کی چھوکری چنبیلی سے
گھر بسا لیا مگر آئی پلّی پلائی۔
پڑوسن۔ یہ کہہ کہ شادی ہوگئی۔
تیلی۔ اری بوا شادی کیا خاک ہوئی کسی نے دشمنی سے مجھے الیا
سمجھکر مصالحہ میں میٹھا تیلیا کھلا دیا جس سے کھَل کھلا کر زرد زرد
دست آنے لگے اور تِلّی ہوگئی پیٹ پھولکر کُپّا ہوگیا پاؤں پھول

سالہ مہوے کے درخت میں جو پھل لگتا ہے اوسکا تیل بھی نکالا جاتا ہے ۱۲

گئے اب کچی گھانی کے تیل کی مالش کر رہا ہوں۔ حکیم بڑ رونق نے سرسوں کے ساگ کی بھجیا کھانے کو بتائی ہے جو ترکمان[1] دروازے رہتے ہیں۔

پڑوسن۔ ے تو مجھے جلدی سے تیل تو دے۔ دیکھ تیرے[2] کانہ ہو ورنہ میری ساری کڑھائی بگڑ جاویگی اگر خراب دیا[3] تیل مٹی میں ملا دوں گی۔

تیلی۔ بوا بہا گھان تو ابھی لایا ہوں مجھے چکنی چپڑی باتیں تو آتی نہیں ہیں گو مزاج کا کڑوا ہوں۔ مجھے ہتیلی پر سرسوں جمانی نہیں آتی۔

اس تیلی کے قصے پر گاڑھے خان نے تیوری پر بل ڈالکر کہا تھا کہ ہم تیلی نہیں جو بہ جائیں گے ابھی تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو وہ تیلی تھا چکنا گھڑا جو کولھو کے بیل کی طرح تمام عمر پھرا اور آنکھیں نہ کھولیں میرا نام گاڑھا ہے گاڑھا دنیائے ہند میں میرا سب سے پہلے قدم آیا اب جب تک یہ طوفان ہے رہے آخر میں ہی میں ہوں گا۔

---

[1] سب تیلی ترکمان دروازے رہتے ہیں۔ [3] چراغ کو کہتے ہیں ۱۲

[2] ایک قسم کا بیج ہوتا ہے جس کا تیل نکالا جاتا ہے بدبودار ہوتا ہے جس سے پکوان خراب ہو جاتا ہے

یہ اپنے حلوے مانڈے سے غرض رکھیں گی اور ان سے دامن چھڑانا
جنجال ہو جائے گا۔

گاڑھے خاں نے ململ جان سے کہا کہ اگر آپکا دامن بندی
اور پیوند کا ارادہ ہے تو میں بھی تم سے عہد کرتا ہوں کہ تمکو اپنے گھر
کا مختار بنا کر اپنی بود و باش گاؤں اور جنگل میں اختیار کر لونگا اور
ملک کے ہر کونے سے پیداوار سمیٹ سمیٹ کر تمہارے واسطے بھیجا
رہونگا لیکن میری یہ شرطیں ہیں۔

اول تو اپنی عفت کو محفوظ رکھنا۔
دوم۔ ڈھاکہ والی سے نہ الجھنا۔ اور نہ مخالفت کرنا کہ مجھکے میں اب انکا
سرپرست کوئی نہیں رہا۔
تیسرے تمہارا کنبہ آکر رہے سہے کھائے پیئے لیکن ایسا نکرے کہ
میرا تمام گھر سوت کر اپنا بھوبہ[۵] بھرلے اور ہم دیکھکر گنزوں اچھلیں
تو تم ہمکو سبز باغ دکھاؤ۔ اور جو چیزیں میری جیسی ہیں انکو اسی
حالت میں رہنے دینا اتھل پتھل نکرنا۔ یہ شرطیں منظور ہوں تو آکر

[۵] پیٹ بھرنے کو کہتے ہیں ۱۲

گاڑھے خان کے برادر رضائی کی نصیحت

اب گاڑھے خاں اپنے گھر کی اُدھیڑبُن کی فکر میں ہیں۔ اور اپنے برادر رضائی کو بلایا کہ وہ سارے کنبے میں فرد تھے۔ کہا بھائی تم بھی میری طرف سے ایسے تنے اور مجھ سے آنکھ کی لی اور اُدھر ہو گیا آخر وہ مجھ سے چوک کیا ہوئی اور تم تنے تھے تنتے بھابی کو کیا ہوا کہ انھوں نے پلّہ تک نہ دکھایا۔ ململ جان نے گھر تو گھر سارا شہر سارا ملک سُوت لیا اور تم نے مجھے تار تک نہ بھیجا آپ ململ جان کے لتّے لینے کے ڈر سے خبر دینے سے کتراتے اور کنیاتے تمہارے کام تو ٹانکا ٹوک ہوتے تھے ہاں میں سمجھا کہ ململ جان نے تمہارے ہونٹ رشتہ الفت سے سی دیئے افسوس ہے کہ بھائی بھائی سے اپنا دل پھاڑے اور ایک ایک کو بگاڑے اس سے معلوم ہوا کہ تم کو جامۂ زندگی وبال ہے بس بہتر ہے کہ کچھ کھا کے کسی کھڈّی[1] میں منہ چھپا کے سو رہو کہ اوروں کو تمہارے بگاڑنے کی بھی فکر نہ رہے اپنے ساتھ اوروں کو بھی کیوں اُلجھن میں

[1] جُلاہا جس گڑھے میں پیر لٹکا کر بنتا ہے۔

ڈالا - ورنہ تم کیا کچھ نہیں کر سکتے - تم نے تو وہ ڈھٹائی پر کمر باندھی
اور ڈاڑھی کو کلپ لگایا کہ ہم سب کو منھ دکھانے کو جگہ نہیں اگر تمکو
مٹنا ہے مٹو اوروں کو تو تکلیف نہ دو کہ تمہارے مٹانے کی فکر بھی
کامی آدمیوں کو کرنی پڑے اس آخری منزل کا کام تو خود ہی کرتے
جاؤ کہ عاقبت میں ناکام نہ پکارے جاؤ تاکہ اتنا کہنے کا موقع ملے کہ
گاڑھے خاں کے کنبے نے پاؤں ہلا ہلا کے منزل جالی اور بھائی
جب سے تم نے ہمت جان کو طلاق دی گھر کا گھر دا ہو گیا۔

گاڑھے خاں کے رضائی بھائی نے کہا کہ جناب میں کیا کروں جن
صاحبوں سے لین دین تھا وہ اپنا پلہ ہم سے چھڑا کر الگ ہیں اگر
میں اُنسے کہتا ہوں تو صرف زبانی جمع خرچ سے کام لیتے ہیں چونکہ
کچھ کما لیا ہے اب وہ بھی اینڈ رہے ہیں اور ہماری آواز کان لگا کر
بھی نہیں سنتے میں نے تو اپنا لین دین کپڑا لتا سبھی اُنکے ہاتھ
میں دیدیا تھا لیکن اُنسے کہو تو اتنا تو کہتے ہیں کہ میاں جی گاڑھے
خاں کی صورت پر اتبو شرافت برستی ہے افلاس کی گھٹا جو چھائی
ہوئی تھی وہ بادل پھٹ گیا اور چہرے پر نور آ گیا ہے اور بارش کے

تاروں نے ظلمت کو دھو کر نورانی چادر اوڑھادی ہے مثل مشہور ہے کہ بارہ برس کے بعد کوڑی کے بھی دن پھرتے ہیں اور گاڑھے خاں کے نو سو برس بعد پھرے ہیں اب شرط یہ ہے کہ ضروری کام کر کے اور لمبی چادر تان کر سوئیں - اچھا آپ یہ بندوبست کر کے ڈھاکہ والی کی خبر لو کہ اُس بیچاری پر کیا گذری -

گاڑھے خاں کے برادر رضاعی نے فرمایا کہ بھائی تم نے دنیاوی خواہشوں کے موافق تن پروری کی اور تن زیب اور زینت کے واسطے ایسا وقف کیا کہ مٹ گئے اور آپے کو برباد کر دیا اور اب تک کیسا خیال ململ جامدان کا ہے بقول داغ ؎

کتنا باوضع ہے خیال اُسکا بے کسی میں بھی آئے جاتا ہے

ڈھاکہ والی کے گھر اور کنبے کے لوگ بند در کر کے پہلے تو تمہاری صورت سے ڈرتے تھے اور اب تو نفرت ہی کرنے لگیں گے - گھر کا دار و مدار نہ رہنے سے اتنے حشرات الارض پیدا ہو گئے ہیں کہ سونا بیٹھنا چلنا پھرنا قدم رکھنا تک دشوار ہو گیا ہے -

اب یہی بہتر ہے کہ آپ تمام افراد جمع کیجئے جہاں جہاں سے ملیں

تاکہ کارخانہ چلے تمہارا کارخانہ تو کاریگروں کے لحاظ سے دنیا میں
دوسرے درجے کا ہے تمہارے گھر میں کیا شے نہیں ہے جو محتاج
ہو اور ململ جان کے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہو پرائے اڈّے پر
شکرا پالا یا تو خود شکاری تھے یا اب شکاریوں کے ساتھ ساتھ
آگے پیچھے داہنے بائیں رہتے ہو کیا ملا؟ ململ جان نے ایسا کوسا[1] کہ
سخت بیمار پڑے۔ خدا خدا کر کے اتنے ہوئے ہو طاقت کی گولیاں
کھانی پڑیں جب آنکھیں کھلیں اور دل باغ باغ ہوا۔ تمکو اب تو
سہارا تکنا پڑتا ہے کیسا افسوس ہے کہ بے کسی کے کندھے پر ٹس
سے مس نہیں ہوتے ذرا تو غیرت کرو یہ کیسی زندگی کہ دوسروں
کے محتاج اگر کسی نے پانی دیا تو پیا اور نہ دیا تو پیاسے مرے اگر سہارا
دیا تو چلے کھانے کو جس قدر کسی نے دیا اسی پر گذارہ کیا اور سو رہے
ابھی تک تو تم سوت کاتنے کے قابل بھی نہیں وہ بھی پر محلہ سے
نصیبا دے جاتی ہے جیسا ملا خرید لیا اور سٹر پٹر کر کے کام چلایا
اور کسی نے کہا تو آپ کہہ دیتے ہیں آپ زندم جہاں زندم؟ واہ رے

[1] یہ کپڑا مقام چاپا ضلع بلاسپور میں تیار ہوتا ہے ۱۲

تمہاری خود غرضی تم کو کیا ہو گیا تم تو دنیا کے گنے چُنے مشہور لوگوں میں تھے یا اب تھان میں بندھے رہنے کے بھی قابل نہ رہے اِسی واسطے تمہارے فعلوں پر لوگ منہ آتے ہیں یہ ملک اور قوم ہے رسی سے جیوڑا گھسا جاتا ہے۔ بل کی لو اینٹھو دیکھو الگ ہو جاؤ گے اور تمام عمر یہ چرخہ چرخ آپ کو ایسا چکر دیتا رہے گا کہ گھومو گھومو پھر وہیں کے وہیں خدا نے تو تجھے مالا مال کیا ہے۔

گاڑھے خاں اب قدرت نے تجھپر رحم فرمایا ہے اب بھی اگر اپنی مروڑ میں رہے تو مروڑ سے گانٹھ پڑ جاتی ہے اور گانٹھ میں رس نہیں ہوتا اپنی پور پور بچاؤ۔ یہی وقت ہے کہ میٹھی میٹھی باتیں کرو اگر اِس وقت کو بھی تم نے ہاتھ سے جانے دیا اور چلنے والوں کا ساتھ نہ دیا تو کیا ہو گا لوگ تم سے گزروں دل پھیر لیں گے اور ململ جان کے دم میں دم ہے تو منزلِ مقصود پر پہنچا کیسا گھر کی چوکھٹ ہی پر دم دیدو گے اور زندگی کا مزا سب جاتا رہے گا۔

جب ململ جان کے دروازے پر تم ڈھیر ہو گئے تو ململ جان کا ہی کو تمہیں رکھیں گی تم سے اپنے راستے کو صاف کر دیں گی بس اب

ٹھنڈے ٹھنڈے سیدھے ہو جاؤ دنیا کی نظر فریبیوں میں نہ آؤ ان
الجھنوں میں الجھو نہیں اب تک ان چٹخاروں میں کیا مزا آیا برف کی
لذت دیکھی سوائے تالو اور زبان کے رگڑے کے اور کیا پایا نہ تن پر لتا
رہا نہ سر پر ٹوپی نہ پاؤں میں جوتی اور نہ پیٹ میں روٹی اب تو ہوشیار
ہو جاؤ اب تک خیر کچھ تیرے اپکے جو ڈوبو گے تو کہیں تھل بیڑا نہیں
لگے گا۔ دنیا کے دریا کا پاٹ بڑا ہے۔ تمہاری ناؤ کی کشتی کو اتنی
بھی جگہ نہ ملے گی کہ ایک گرہ بھی سرک سکو آب رواں میں ڈوب
جاؤ گے اور جب تمہاری کشتی جھکولوں میں آجائے گی تو غیر ہنسکر
یہ کہیں گے کہ میاں گاڑھے خاں کچھ سیکھ آؤ تو آنکھوں کا اندھا اور
نام نین سکھ ہے کہ سیدھے راستہ سے پھٹا پھٹا چلتا ہے یا آنکھوں پر
جالا چھایا ہے آگے سے ہٹ جا۔ مگر واہ رے میاں گاڑھے تمہاری
ڈھٹائی کے کیا کہنے۔ پنچوں کا کہا سر پر پرنالہ وہیں رہے گا تجھے کیا کچھ
نہیں آتا ہے یہ جو کچھ جان بوجھکر اور تیری یہ حالت دیکھکر تجھپر رحم کرنا
بے گناہوں پر ظلم ہے دیکھ سنبھل اور اس وقت کو غنیمت جان کہ تیری
مدد کے واسطے دنیا کے ہاتھ اس وقت اٹھے ہیں اگر اس وقت کو ہاتھ

سے جانے دیا تو تو سر دھنے گا۔

یہ تیرے گاڑھے زہد کی کمائی یوں تو نے گنوائی اور ململ جان نکل گئیں اب اِس خیال میں چکر کھاؤ اور چرخہ بن جاؤ جب گردش سے نکلو گے ورنہ خدا حافظ کہکر دنیا دنیا الگ اور تم دنیا والوں سے الگ جب تم میں دم ہی نہیں تو کوئی لیکر کیا کریگا یہ دنیا ہے۔

تیرے واسطے کب تک کوئی آنسوؤں کا تار باندھے اور شام کے مردے کو کب تک کوئی روئے اب تم اپنے گھر میں جاؤ اور دیکھو کہ کچھ باقی بھی ہے یا نہیں۔ گھر کو دیکھ بھال کے اور انتظام کر کے اب تم ڈھاکہ والی کے پاس جاؤ اپنے کام کو دیکھو صورت کو درست کرو سیرت پیدا کرو گھر ٹھیک کرو۔

گاڑھے خاں جب اپنے رضاعی بھائی سے باتیں کر کے گھر میں آئے اور مطمئن ہوئے تب سارے گھر پر نظر ڈالی تو سارا گھر الٹ پلٹ باہر کے دروازے پر کوڑا کرکٹ کا ڈھیر داخل ہونے کا دروازہ صفا چٹ میدان دل میں کہا کہ ململ جان نے پورے گھر کی اصلاح کی جس میں مو برابر بھی فرق نہیں اور خوب حجامت کی جو چیز

دیکھتا ہوں کتری ہوئی پڑی ہیں ۔ چوٹی کی چیزیں اگر مانگ کر لیتی
تو بہتر تھا ۔ مجھے تو لب گور کر دیا ۔ اوس کا بال کا کل کا کل بے گیا
کیونکہ اُسکو بیٹیاں بڑھا رکھی تھیں ۔ کورے اُسترے سے سر مونڈا
کیا مجھے بھی شہر کا خلیفہ سمجھا تھا جو سارے چوٹی کے پٹے لکھوا دیتا
جو وبال جان ہو جاتے سارے اوزار بیچ کے یا تو بنڈھیاں پالی
ہونگی کہ اُون بڑھے ۔ یا ٹھیکے لئے ہوں گے ۔ اُسکی بھی وہی مثل
ہوئی کہ نائی جی نائی جی بال کتنے اُس نے کہا ججمان جی آگے آئے
جاتے ہیں ۔

گاڑھے خان کو بلمل جان کا قول یاد آیا کہ آپکو منہ چکنا پیٹ
خالی بنا جاؤں گی ۔ گاڑھے خاں یہ خیال کر کے بہت کلبلائے اور بلبلائے
اور کہا کہ وہ ہمسے کہکر گئی ہیں کہ ہم اپنے وطن واپس چلے جائیں گے اب
تو وہ موجیں مارتی ہوئی دریائی کا پاٹ طے کر چکی ہونگی مجکو اچھا
بھنور میں پھنسا گئی اِس سے تو بہتر تھا کہ بے کنڈ میں چلا جاتا اب تو
اُسکے دل میں کیوں لہرانے لگی اور اِس قدر عرصہ میں میں اُسکی تھاہ
کیونکر لگا سکتا تھا اِسی وجہ سے غوطہ کھا گیا ۔ دیکھوں اب گھر

ہیں کچھ ہے بھی یا نہیں - دیکھا تو ایک ٹوٹی ہوئی میز جس کا ایک پایا
مغرب کو جا رہا ہے اوس کے اوپر ایسے بودار دھبے کسی مصالحہ کے
کہ دماغ پریشان ہوا جاتا ہے - ایک کونے میں چند ٹوٹی ہوئی کرسیاں
ایک کونے میں جلے ہوئے سگار اور سگرٹ کا ڈھیر بدبودار کہ اگر کوئی
یورپی زردہ کھائے ہوئے ہو تو وہیں کھیت رہے اور کوئی سونگھتی
آنکر اٹھائے ایک طاق میں ٹین کے ڈبوں کا ڈھیر ایک کونی میں کئی
بوتلیں ٹوٹی ہوئی کوئی سفید کوئی کالی معلوم نہیں ململ جان نے
کس کس کو شیشے میں اوتارا تھا کہیں دو ایک جھوجھری تشتریاں
کہیں ٹوٹے ہوئے گلاس - چھت میں پھٹی ہوئی پرانی چھت گیری
ایک کونے میں سڑا ہوا گاؤ تکیہ - ایک طرف دالان میں پھٹی ہوئی
جھولدار جسکی ڈوریاں تک زمین میں پڑے پڑے سڑ گئی تھیں ایک
طرف میز کے نیچے ایک پھٹا ہوا اولیہ ایک ٹوٹا ہوا صندوق جس میں
سڑے ہوئے دو چار موباف اور ایک میلا بوغ بند دو تین دستمال
اور پرانا شلوکہ - اور ایک سڑا ہوا گبھا اور نیچے اس سامان کے چند
پیالیاں چائے کی ٹوٹی ہوئی - غرض سوائے ایسے سامان کے

گاڑھے خاں کو کچھ نہ ملا - اب گاڑھے خاں ادھر ادھر تانا بانا کرتے پھرتے
ہیں کہ شاید کوئی تار نکلے لیکن پھر اسی ادھیڑ بن میں خیال آیا کہ کہنے والے
کچھ مدد کریں تو انکا تکرار اپنے سے ٹیڑھا دیکھا اسی چکر میں ہیں کہ کیا کیا جائے
اکدم خیال آیا کہ بھائی موہن کو بلاؤ جو میرے قدیم دوست ہیں میں نے انسے
کام نہ لیا اور مجکو بہتر صلاح دیتے انکو بلاؤں انکی قدم کی برکت سے کھیوہ
پار لگے گا اور یہ سب جالے چھت کے صاف ہو جاویں گے اور ہم جب دونوں
ملیں گے تو جگت ٹھیک ہو جاویگا پھر کوئی قوت ہمارا کچھ نکر سکے گی مثل مشہور
ہے کہ جگت ٹوٹنا اور مردمی ورنہ جگ کا ٹوٹنا یہ کس کی بساط ہے دو جب
ملجاتے ہیں تو خانہ عافیت بنا لیتے ہیں پھر بازی اپنے ہاتھ ہے اور دشمن
کا کوئی داؤں نہیں چل سکتا اور اسکے اوپر اگر پانسا پڑ گیا تو دشمن بساط
پلٹ کر گھر کا راستہ لیتا ہے پھر چاروں چوک اپنے اور کوئی قید باقی نہیں
رہتی پھر اپنے پوبارہ اور دشمن کے چھوٹے تین کانے بازی اپنی اور
دشمن کے چہرے کا رنگ بدرنگ ہو جاتا ہے شرط یہ ہے کہ ہم دو ایک
ہوں پھر کوئی تین پانچ نہیں کر سکتا پھر دنیا کی چوسر کھیلو لیکن رنگ
ڈھنگ اپنا بنا رکھو دنیا میں بت بنکر نہ جیو ورنہ دونوں طرف سے

رہو سہو کھاؤ پیو بل جلکر زندگی بسر کرو اگر ایسا کرو گی تو کوئی طاقت ہم دونوں کا دل نہ پھاڑ سکے گی - اور ایک یہ کہ میرے پرانے خادم بڈھے ہونے کی وجہ سے چرخہ بن گئے ہیں اُنسے چکر نہ لانا -

بلمل جان نے یہ سُنکر نیچی نظر کر ایک تاگہ کو اُٹھا مروڑی لگانی شروع کی اور نرم آواز سے کہا کہ میں تو یہی ارادہ کر کے آئی ہوں کہ تمہارے گھر کا انتظام کروں گی مساوات رکھوں گی راستہ صاف کروں گی ہر شے کی ریل پیل کر دوں گی کسی کو پابند نکروں گی سب کو آزادی دوں گی اور لگاتار کام کرتی رہوں گی - ہاں جب معاملہ پڑے گا حال تو جب ہی کھلے گا - آپکو ایسا بنا دوں گی کہ نواب بے ملک کا مزا آئیگا اور تم کو پہلی چھوڑنے کی ضرورت نہ پڑیگی دنیا میں وحشی مشہور کر دوں گی تاکہ کوئی آپ تک نہ آسکے عضو معطل کی صورت بن جاؤ گے -

چالیسا عرف ڈیوٹن[۱] بلمل جان کے بڑے بھائی ہیں اور بلمل جان کے ساتھ ہی آئے ہیں بولے جناب گاڑھے خاں صاحب میں آپکی

---

[۱] جسکو لٹھا کہتے ہیں اور بعض شہروں میں چالیٹین بھی کہتے ہیں - ۱۲

مگر لئے جاؤ گے یہ خیال کرکے بانا شاہ درویش کو بلایا اور کہا کہ تم جاکر
بھائی مومن کو جلد لاؤ اور یہ کہنا کہ آپ کے چچا چرخے خاں کا علاج
ایسے ہی بخار خاں حکیم سے کرایا ہے ورنہ ان غریب کے سب انجر پنجر
الگ تھے اور بے لاٹھی قدم رکھنا دشوار تھا۔ چلنے میں گھوم گھوم
کے گر گر پڑتے تھے وہ کیا کرتے کھونٹا ہی مضبوط نہ تھا اور ان سے بھی
سب کا لکا ٹیڑھا اور رماں لنکا لیکر سب پامال کر دیا اب غنیمت ہے
کہ بازار میں دکھائی دیتے ہیں مگر کسی نہ کسی کے کندھے پر اور بعض انکے
مشتاق انکو اپنے گھر بھی لیجاتے ہیں اور دو تین روپیہ نظر بھی کرتے ہیں
آپ بھی تشریف لاکر اور مہربانی کی تار نظر انپر ڈالیے اور یہ دیکھیے کہ
میں سچ کہہ رہا ہوں کہ انکی رشتہ داری مجھ سے کہوا رہی ہے۔ بانا شاہ
ان ہی نے میرے سارے کام سنوارے ہیں اور جب ان سے کہتا ہوں
تو پو بارہ ہی ہوتے ہیں اور کہنا کہ آپ نے میری طرف توجہ نکی اب تو
آپ ہی تار نکالیں گے کہ میری زندگی الجھن میں پڑ گئی ایسے پھندوں
میں آیا ہوں کہ آگا تاگا کچھ نہیں سوجھتا بانا شاہ بولے کہ اگر وہ نہ آئے
تو میں کیا کروں گا۔ گاڑھے خاں نے کہا کہ بھائی مومن کا دل صاف ہوتا ہی

بانا شاہ بڑے جاتا ہوں اور آتا ہوں - وہیں سے سر کو دھنتے ہوئے تانت
والی گلی سے نکلکر بھائی مومن کی پھاٹک تک پہونچے - بانا شاہ نے
دیکھا کہ مومن میدان میں کثرت کر رہے ہیں کبھی ادھر سے جاتے ہیں
اور کبھی ادھر سے آتے ہیں اور جب تھک کر ٹھہر جاتے ہیں تو رس گلے
کھانے لگتے ہیں اور آواز سے یہ کہہ رہے ہیں کہ اس دنیا کا پاٹ بڑا ہے
کھیوں ہار تو ہی تو ہے - غرض بانا شاہ نے بھائی مومن سے کہا کہ آپ
کس ادھیڑ بن میں ہیں آپکو میاں گاڑھے خاں نے بلایا ہے - بھائی مومن
نے کہا کہ کیا ململ جان نکل گئیں اور گھر داری کر چکیں اور گاڑھے خاں
کا عقل کا کلپ اور سمجھ کی مانڈی نکل گئی اب کیا دماغ میں آیا جو مجکو
بلایا ہے یا ململ جان کا تار آیا ہے کہ انگریل[1] جاؤ - گاڑھے خاں نے
کس بل پر کیا تھا اور اب چیخنی کس بات پر اور اب کیوں کنی کھاتے ہیں
سرے سے کرنا ہی نہ تھا - بانا شاہ نے کہا جناب ململ جان نے گھر کو
اڈا[2] بنا رکھا تھا ظاہر میں برت رکھتی تھیں باطن میں ایکا ایکی سی بغلگیر
گاڑھے خاں کے واسطے تو ریتی کا کام دیا ایسا رگڑا کہ تار تار کر دیا اور

۱ جہاں انگریزی کپڑا بنا جاتا ہے ۲ جس جگہ جلاہا بیٹھکر کپڑا بنتا ہے ۱۲

گاڑھے خاں تہ ہوگئے بھائی مومن نے یہ سنکر سر دھنا اور پھر مالک
کارگاہ عالم سے گاڑھے خاں کے واسطے دعا کی کہ اے ہماری امیدوں
کے باڑی کو ہرا رکھنے والے تجھکو آسان ہیں مشکل گاڑھے خاں کی باڑی
کو ہرا رکھ کیونکہ ظالموں نے ململا پانی دیکر خشک کر ڈالا اور انکی تندرستی
کی یہ حالت ہے کہ کھڈی میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں اور تار نفس بل
کر رہا ہے اور نبض کا ڈورا اب ٹوٹا اور اب ٹوٹا میری تو یہ تمنا ہے کہ جگ
جگ جئے کیونکہ میرا کورا دوست ہے اوروں کی طرح دیدہ دھویا نہیں
اور میرے ساتھ کسی قسم کی کندی نہیں کرتا ہے اور اگر ایسا کرے تو
اس خیال کو اسکی طرف سے دھوبی ڈالونگا۔ اون سا بنکر دوست بگڑی
تو دوستی پر سخت دھبہ ہے ایسے دوست کو چھانٹنے اور ملے تو چھوا
چھو گیا اور الگ کنارے گاڑھے خاں کی محبت میرے سر پر لادی ہے
مجکو اسکی دوستی سے ایسا الگ کردیا جیسے صابن میں سے تار جبھی تو وہ
ناند میں سر دیکر روتا ہے اسکے رونے نے مجھے کلپا دیا استری کی بدولت
اسنے یہ مصیبت اٹھائی ایسی کو تو بھٹی میں دیدینا چاہیے تھا ململ جان
واستری[1] اپنے حسن کی گرمی سے تمام زندگی کے بل اور سلوٹیں نکالدیں

[1] عورت کو کہتے ہیں ۱۲

ٹلمل جان نے تو اوسے پورا بیل سمجھ رکھا تھا جانتی تھی کہ اس کا بیل بگڑا ہوا ہے اور اب گاڑھا کورے گھڑے کا چوہارہ گیا اسکی وہی مثل ہوئی کہ دھوبی کا کُتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔

راستے میں بانا شاہ سے بھائی مومن نے کہا کہ گاڑھے خاں نے چوک کھائی اب بھی بے اگ رہتے ہیں یا سٹ پٹی سٹ تار کرتے پھرتے ہیں بانا شاہ نے کہا کہ جناب اتنے ٹوٹے ہوئے رشتہ کی امید ہیں تدبیر کی سانٹ لگائی ہے ورنہ ٹلمل جان نے تو مروڑ ہی ڈالا تھا غرض یہ باتیں کرتے ہوئے بانا شاہ اور بھائی مومن گاڑھے خاں کے مکاں پر آئے اور دیکھا کہ گاڑھے خاں کے دار وغہ چرخہ خاں صاحب کھڑے ہوئے کونچی کی جھاڑو سے مکان کو صاف کر رہے ہیں اور ایک لڑکی پھانک رہی نام تار و ‌کیا سے لپٹی کھڑی ہے اسکو ہشار رہے ہیں کہ گاڑھے خاں نے بھائی مومن کو آتا دیکھکر رونا شروع کیا اور ایسا روئے کہ تار بندھ گیا اور تار نفس ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکلنے لگا یعنی ہچکیاں آنے لگیں بھائی مومن نے پانی سے گاڑھے کو بھگو یا کہ مفارقت کی آگ بجھ جائے اور میرا اتحاد اس

سلہ اوس گاڑھے کو کہتے ہیں جسمیں بنولے کے چھوٹے چھوٹے چھلکے لپٹے ہوئے ہوتے ہیں

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

بل سے بیٹھ جائے تو پھر چکر جاتا رہے گا۔ گاڑھے خاں پاس آئے بھائی
مومن نے کہا کہ ارے بھولو تجھے کیا ہو گیا تجھ میں تو ابھی بہت کچھ دم ہی
تیری قوت کا مقابلہ کون کر سکتا ہے تجکو اپنی قوت کا اندازہ نہیں کہ
میں کیسا ہوں اور کیا کیا خوبیاں قدرت نے تجھے دی ہیں جو تیرے اندر
موجود ہیں تو انہوں سے دل مت ہار اگر تجھسے کوئی کترائے تو کترائے
تو اپنی طرف سے در نہی ملاتا رہیو۔ تجھکو تیرے خادموں نے وہ گلی
سڑی بودی کونے کھدرے میں پڑی پرانی میلی بودار پرانے لحافوں
اور توشکوں میں گھسی کہنہ رضائیوں میں بھری کوڑا کرکٹ چمٹا ہوا
غرض تجھے اور تیرے مہمانوں کو ایسی غذا کھلائی کہ بیچاروں نے اوگل نگل
کر اوبکائیاں لے لے کر کھا رہے ہیں اگر کھانے والوں سے پوچھا جاتا
ہے تو کہتے ہیں اگر ہمنے اوجلا سفید مانڈھا پکوایا تو ہمکو پرانے گوڈر کا
پھل جس سے کسی کے درد کو سینکا ایسی صورت کی روٹی دی اور
نان گلندار سے دو چند دام لئے اور آپ جو کی روٹی کی جگہ بالائی کے
پراٹھے کھائے اور سب سے کہتے پھرے کہ قوم قدر نہیں کرتی۔
حقیقت میں جو جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے دماغ انسان کو عنایت کی

ہیں کہ صاحب دماغ بھی نہیں سمجھ سکتا اور سمجھ کے تو وارے نیارے ہیں
تم دیکھو تو کہ میں سچ کہتا ہوں یا جھوٹ گاڑھے یہ کہتے ہوئے اور روتے ہوئے
اُٹھے کہ جناب میرے اپنوں نے مجھ سے دل پھاڑا اور دشمنوں نے مجھے لتاڑا
کیا آپ بھی مجھ سے کنی دبا کر جانا چاہتے ہیں اور رشتہ الفت کو توڑنا تو خیر۔
افسوس اتنے عرصہ سے آپ نے میری خبر نہ لی اچھا نہ لو لیکن میں تو جبتک
میرے تارِ نفس باقی ہیں آپکے دامن کو لپٹا رہونگا میری زندگی تو شیطان
کی آنت ہو گئی ہے ململ جان سے ملکر زندگی کا عرض و طول بڑھ گیا
میرے واسطے یہ پیوند غیر مفید ثابت ہوا کہ اُس انجمن میں تارِ نفس ٹوٹ ٹوٹ کر نکلتا
ہیں موٹی عقل کا کندہ ناتراش مقلس قلاش گاؤں گاؤں کا پھرنے والا
سنبھل کے علاقے کا رہنے والا۔ دیہات کا پیدا پرورش۔ کہاں ململ جان
باریک عقل اور نازک سمجھ کی خوش معاش اب اللہ کا شکر ہے کہ میں تو
اپنے خیال میں الگ ہو گیا ہوں اگر ململ جان اب دامن نہ پکڑیں اور
گریباں گیر نہ ہوں اور مجھ سے نہ الجھیں اب میرا ارادہ ہے کہ اپنے اور اپنے
درست کر کے سب کو جمع کروں جب سب درست ہو جائیں گے تو جاگ اٹھونگا
کھیون ہارا اس نال کی کشتی کو پاٹ سے پار لنگھا دیگا اور دریائی کی موج

لے تلازمہ کی رعایت کی وجہ سے املا غلط استعمال ہوا ہے

یا سطح آبی پر جو سلوٹیں چڑھاؤ سے پیدا ہو گئی ہیں سب صاف ہو جائینگی
بھائی مومن نے کہا تمہارے دوستوں کی کیا نشانی ہے گاڑھے خاں نے
کہا بھائی میری شکل میں سب بستے جلتے ہیں کوئی مجھ جیسا کوئی موٹا کوئی عنابی
کوئی نیلا کوئی سرمئی غرض ہمارے چھیلا کوئی اجلا کوئی میلا یہ سب ایک
ہی تھان کے ٹکڑے ہیں ململ جان کو میں نے اپنا ہی پیوند سمجھا تھا سو
نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ یہ نکاح اُدھڑ جائے گا کیونکہ میں گرم مزاج کا اور
ململ جان ٹھنڈی طبیعت کی انکی ٹھنڈک نے ایسا جمایا کہ مجھے گھر کی بھی
خبر نہ رہی کہ کیا ہو رہا ہے تمام دن نین سکھ ملازم پاس آنکھیں بند کئے
پڑا رہتا تھا صرف ململ جان ہی کے کام کا رہ گیا تھا انہوں نے کہا کھڑا ہو
کھڑا ہو گیا کہا لیٹ جا لیٹ گیا غرض ایک بولی اور تین کا ہم اور جب وہ
غصہ میں چھاتی پر چڑھیں گو وہ محرم تھیں۔ مگر سوائے اسکے کہ چپت پڑا
رہوں اور کچھ نکر سکتا تھا۔

بھائی مومن نے کہا کہ تم نے ململ جان کی زیادتی کا ذکر تو کسی سے نہیں کیا
گاڑھے خاں۔ ہاں دھونتر سے ذکر آگیا تھا۔ افسوس تم نے ان باتوں کو
انگ لے رکھا ہوتا۔ کیا کہوں اسوقت بے بس تھا ورنہ گذی سے خبر لیتا

لے پیٹ میں یا دل میں رکھا ہوتا

بھائی مومن نے فرمایا کہ یہ کہو کہ ململ جان نے تمہارا رو آن رو آن
بکھیر دیا تھا اور ہاں یہ تو کہو کہ ململ جان نے تمکو کسی دن دھنا بھی یا
نہیں۔ گاڑھے بولے کہ جناب یہ تو میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ وہ اپنی
دھنکی بیچ کی تھیں۔ جب چاہا قصور بے قصور دھن ڈالا اور جند رہی سے
تار کھینچ لیا اور گاڑھے گاڑھے حکم اور لٹھ مار باتیں شروع کیں میں تو ڈر کے
مارے جنگلوں میں منہ چھپائے رہتا تھا ہاں کبھی کبھی خواجہ نور باف میری
خبر آکر لیتے تھے اور کوئی تو مجھے آکر ہاتھ بھی نہیں لگاتا تھا اگر میں کسی سے
دریافت کرتا کہ میری کیا خطا ہے تو کہہ دیتے تھے کہ الگ رہ الگ ایسا نہو
کہ زمانہ ہمکو غریب کہنے لگے۔ تو میں دل میں کلپتا تھا کہ یا اللہ میرے ساتھ
غریب بھی غرق ہوئے افسوس یہ اتنا نہیں جانتے کہ اس گلشن عالم
میں دھوپ چھاؤں بھی اولتی بدلتی رہتی ہے جس نے ہمت کی دھتو
چاہا دھوپ چھاؤں چاہا چھاؤں جا لگی۔ میں تو غریب ہوں۔ بابا بیٹھ
گئے۔ دنیا کے پھندوں میں ایسے آئے کہ میری طرح گھر کو چھوڑ دیا میری
اور انکی تقدیر کا ایک ہی سا خانہ ہے۔ آپکے ساتھ کملاچ خاں سپاہی
ساتھ رہتا تھا اور میرے پاس اُسکا بھائی بھاگل بیگ ہی لیکن پہلے

سلہ جو کپڑا خوب گٹھا ہوا بنا ہوا ہو سلہ جو کپڑا ہلکا اور جھرجھرا بنا ہوا ہو

ہر کام میں گھٹا رہتا ہے یہ تو فرمائیے کہ اب میں کیا کروں -

بھائی گاڑھے خاں تمہاری عادت ہے کہ اگر تمکو نصیحت کیجاوے تو تم ذراسی بات میں چٹخنے لگتے ہو اور ہم تو تمہیں ہمیشہ سے ہنستا چہل اور گل آدمی خیال کرتے ہیں ہماری اور تمہاری وہی کہاوت ہے ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا موٹی کل بانا شاہ نے ایسی اینچ پینچ کی باتیں کیں کہ کیا کہوں غصہ تو مجھے بہت آیا مگر میرا دیاں کوئی ضامن نہ تھا آخر انکو دم دیکر اور آپ سالگتا ہوا اپنے بندوں کے کوچہ کی طرف سے آرہا تھا کہ اتفاقاً گٹے میں چوٹ لگی اور رات کو سردی کی وجہ سے گلے میں بھی خرابی پیدا ہو گئی اگر تمکو کوئی مدار یہ ملجاوے تو اسے بھیجنا کہ ادس سے کوئی دوا صد رتی لوں کڑوا سفوف تو مجھے راس نہیں ہے ہلکا ملجائے تو اچھا ایسا بدمزہ ہوگا تو گڑ کی ڈلی کھالونگا - حضرت گڑ گڑی ہے اور شکر شکر ہی ہے - آج میں نے بید کی گلاب کی کلی کا خمیرہ کھایا تھا تو گلے سے سانس آنے لگا ارادہ ہے کہ صبح کو دو چار قلفی برف کی سٹک جاؤں تو دم میں دم آئے - بہتر ہو کہ آپ ناریل کھائیں - خدا کرے آپکو جلد صحت ہو - آپ ہی نے مجھے یہاں لبسایا تھا ورنہ میں تو ہر جگہ سے

ٹانگوں کی خدمت چپی مٹھی کے واسطے حاضر ہوں لیکن شرط یہ ہی کہ آپ مجھسے آڑی ترکیب نہ برتیں۔ ہاں سیدھی طرح سے تو ہفتہ دو ہفتہ دوست رہ سکتا ہوں۔ میرے اور جو بھائی ہیں وہ تو ملاقات کے ایسے بودے ہیں کہ ہاتھ ملایا اور چلے۔

گاڑھے خاں بولے جناب آپ بھی مجھسے ٹھٹھم ٹھٹھا نکرنا۔

جالی جو ململ جان کی خالہ زاد بہن ہیں لیکن نہایت دیدہ دھوئی دیدہ پھٹی بولیں جناب میری چھاتی دیکھو میرا اور بہن کا چولی دامن کا ساتھ ہے میں انہیں کی رفاقت میں اپنے وطن سے محبت توڑ ملک سے منہہ موڑ کر آپ کی سادہ لوحی فروتنی اور جہالت ان سب باتوں کے علاوہ آپ کے اخلاق کی تعریف سنکر یہاں آئی ہوں آپ مجکو ننگی لچی اور ننگ خانداں نہ جانیں آپ کی آنکھوں کے آگے رہوں گی اور خلوت وجلوت میں لشہ رانی کی خدمت انجام دوں گی۔

کریب جان بولیں کہ آپ مجھے دیکھیں کہ میں ایسی نازک اور دہان پان جاپان سے بیڑا اٹھا کر آئی ہوں۔ صرف آپکی سادہ لوحی نے ہم سب کو چھا لیا گو میری رگ رگ میں شرارت ہے مگر ہیں دو رخی باتیں

پانی بدلتا رہتا تھا اور تازہ ہوجاتا تھا اگر ایسا نہ کرتا تو لوگ مجھے سلف
کرڈالتے اور میں ایسا پنیدی کا ہلکا بھی نہیں ہو جلد گرم ہو جاؤں اور
ایسا جلے تن بھی نہیں کہ مجھ میں کچھ ہے ہی نہیں اور وقت پر غصہ سے
آگ بھی ہو جاتا ہوں چاہے کام کوئی لے یا نہ لے مجھے الٹی چین بازی
نہیں آتی - بھائی جان آپ مجھے کوئی جلد تدبیر بتائیں -
بھائی مومن نے کہا کہ تمہاری بیوی کہاں ہیں گاڑھے خاں سنکر
چپ ہو رہے - مومن نے کہا افسوس ایسے اک رخے بنے کہ پلٹ کر
نہ دیکھا تم کو یہ سزا ڈھاکہ والی کے کلپنے سے ملی ہے تم نے ململ جان کے
عشق میں ڈھاکہ والی کو تنہ کر دیا اور اسکے جسم کو داغدار بنا دیا اور تم نے
دل سے اسکے خیال کو ایسا دھویا کہ تمہارے دل میں دھبہ تک اس کی
محبت کا نہیں اور ایسے کورے دیدے گئے کہ گویا کبھی میل ہی نکر نیگے
یا محبت نے ایسا طول کھینچا کہ اب اسکا عرض مدعا بھی نہیں سنتے یہ
کھوبڑی چوک کھائی اور ڈھاکہ والی کے ساتھ ہی سبکو پٹیا اور آخر میں
تنکا رکھیا اور تن تن کر کوچہ دلدار میں نالہ کرتے رہے اسکی کچھ خبر نہ لی
اب تو ایسا پیچیدہ معاملہ ہو گیا ہے کہ اسکا سلجھنا دشوار ہے ململ جان پیٹ

کی ہلکی نکلیں کہ سب سوت لیا اور تم ایسے اندھے ہوکر ڈوبے کہ اپنے بدن
کے ٹکڑوں کو دیدہ ودانستہ پارچہ کرائے اور انسے بھی ہٹوایا اور آپ بھی پھنسا
اور خوا اذا اسی بات کی مخبری ململ جان سے خود کرتے رہے - اچھا اب تھان
میں جاکر دیکھو کہ مار کہ کا گھوڑا اجپر جھٹی پڑچکی ہو اچھا چار جامہ ہو کس لاؤ
اور رفتار سائیس سے کہدو کہ اپنی بیوی گگڑی سے کہدے کہ جب تک میں آؤں
طویلہ کے کام میں لٹپی رہے اور کوئی پڑوسی غفلت سے چکر نہ لائے غرض
گگاڑے خاں نے کچھی خاں سپاہی سے کہا کہ تم دُل دُل کی چال سے چلو کیونکہ
میں ابھی اللّٰی کھیرا ہوں - اور ہاں زین پوش نہ بھول جائیو اور رکاب گنج
کی طرف سے چلنا یہ کہکر سوار ہوئے بجائے تازیانہ کے سینٹھا ہاتھ میں لیا مدت
کے بعد جو سواری ملی تو لڑکھڑاتے ہوئے چلے جاتے ہیں مگر ننگے منھ نہار
پائیں ڈھاکہ والی کی طرف چلے جارہے ہیں اور اپنے دل میں یہ ادھیڑ
بن کر رہے ہیں کہ اتنے دنوں کے بعد جو گھر والے مجھے دیکھیں گے تو گلے لگاتے نہ بائیگر
کوئی کہے گا تیری صورت بگڑ گئی کوئی کہے گا کہ تیرا بودا پن ہمیں برا
معلوم ہوتا ہی کیونکہ تم جلدی نکل جاتے ہو اور یہ کسی کو خبر نہیں
کہ جو میرے کارندے تھے انھوں نے خدا میں مجھے برا نہ میلا گو ڈر کھلا کر السیا کر دیا

کہ جب کوئی کام کرتا ہوں نکل جاتا ہوں اگر اب بھی میرے نمک حرام
مجھے اچھی غذا دیں تو خیر اور اگر وہی سٹ ٹلی سٹ تار کرتے رہیں تو وہ جا
ایک روز بی اللہ جولاہی خربزہ لیے ہوئے آئیں میں نے اون سے
کہا کہ ایک پھانک ٹری مجھے دیتی جا تو اُس نے میری طرف سے منہہ موڑ
لیا یہ بات میری گرہ میں بندھ گئی اب میں دیکھ لیا کروں گا کہ غذا کیسی
ہے میں نے کہہ دیا ہے کہ اتہو میں غذا میں سوائے نئی روئی کے اور وہ
بھی پہلی دوسری دفعہ کی آخری روئی کا پہل دری خانم یا اگر اچھی
ہو تو بیچا دو لڑے کو دوں گا اکثر ایسا ہوا ہے کہ لفنگے میری عمدہ غذا
تو خود کھا گئے اور مجھکو بھٹیارے کا تار دار شوربا کھلایا جب مجھے عمدہ
اور تازہ غذا ملے گی تو پھر دیکھنا کہ گھر اور کنبہ والوں کو کیسا آرام دیتا
ہوں - میں پھر دوہری خدمت کرونگا باہر کے رُخ تو رویں دار
فوج کو کھڑا کروں گا کہ جاڑے خاں دادا اور نیری خانم دادی آئیں
تو انکو روکے اور اندر کی پلٹن کو حکم دونگا کہ ماما غریبی کی وجہ سے کچھ پہنے اوڑھے
نہیں ہے اسکو باہر نہ جانے دیں اسی فکر میں لپٹے ہوئے چلے جاتے

۱؎ جس گاڑھے میں بنولے کے چھلکے لپٹے ہوئے ہوتے ہیں ۲؎ جاڑے کی ٹھنڈی ہوا

ہیں کہ گاڑھے شاہ کا تکیہ ملا آرام کی جگہ دیکھکر۔ ادھر تو کم خوابی کی وجہ سے
ہاتھ پاؤں بل کر رہے ہیں او بنگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ ہوا۔ سر دپہر کی کی
صورت چکرا رہا تھا اسوجہ سے سر کو خم کئے تکیہ کی طرف بوجہ عظمت
سر کے بل چلے جب اندر آئے تو شاہ صاحب کو درست دیکھا تو گبرو
جواں پایا چہرہ کا رنگ بوجہ کیفیت روحانی نورانی سفید۔ منکا بھید
بتانا انکا ادنے کھیل اُسکی تسبیح میں دانائی نے امامت کر رہی ہیں
کبھی عقیق البحر میں غوطہ لگا کر سنگ یشب ہاتھ میں لئے ہوئے نکلے
اور دیکھا تو صندل یا خاک شفا سو سو دفعہ چاٹ رہے ہیں اور
سانس کا ڈورا آسمان کی طرف لگا ہوا ہے۔

گاڑھے خاں نے دیکھا کہ شاہ صاحب تاتاری کلاہ زیب سر کئے
پرہیز گاری کی عبا گلے میں اُسکے اوپر عبادت کا چوغہ جس میں بناسی
فیتہ ٹکا ہوا ظفر تکیہ زیر بغل ٹپکا بنارسی کمر سے پلٹے بھاگل پوری لنگی
باندھے ہاتھ میں بینی پاک ایک خیمہ میں قالین پر بیٹھے ہیں اُس کے آگے
ایک چھوٹا سا شامیانہ کھڑا ہے کمرک کی لکڑی کی کھڑاویں ایک طرف
رکھی ہیں کچھ فاصلہ پر ایک کھڈ ی میں دبی ہوئی آگ ایک طرف

کنڈیلے میں بوٹی بھیگی ہوئی گاڑھے خاں کا بےنتا دیوار سے لگا
کھڑا۔ گاڑھے خاں نے کچھ جھجکر اپنے ہاتھ کو تانا اور سلام کیا شاہ صاحب
یا تو جھکے بیٹھے تھے یا تنے اور جواب دیا پھر غور سے دیکھا اور کہا۔
آہا کہو میاں کہاں گھوسے اور بل مارے یہ کہو اتو بکے ہوگئے
ہوگئے۔ اور بلمل جان سے گھر بیٹھے کام کئے ہوں گے جو انکا نام ہو گیا
ہوگا۔ گاڑھے خاں۔ ہاں سچ تو یہ ہے کہ جان لڑادی اور بلمل جان
کا بول بالا ہوا۔ اور ہمیشہ رہتا دکھائی دیتا ہے۔ اُنپر تو امیر زیادہ
مرتے ہیں اور گرمیوں میں غریب بھی۔ ہاں جاڑوں میں اکثر اب مجھے
زیادہ ہاتھ ملانے لگے ہیں بشرطیکہ قیام رہے ورنہ پھر وہی دیہات
کے جنگل اور بیجھر کی روٹی۔ گانے شاہ نے گاڑھے خاں کی تقریر سنکر
کہا میاں تم کس الجھن میں پڑے۔ ہاں یہ تو بتاؤ کہ بلمل جان سے کیسے
بچے ہوئے اور وہ کہاں ہیں۔

گاڑھے خاں ہیں سب یہیں لیکن مرض تفرق اور اتصال میں
اُلجھے ہوئے ہیں یہ مرض ایسا پیچیدہ لپٹا ہے کہ دیکھئے کہ اس مرض میں
کفن پہنتے ہیں یا رہتے ہیں۔ ہاں بڑی لڑکی رینگو جو بارہ برس کی ہے
اسے کپڑا بننے کے وقت ایک دھجی کو ندی میں بھیگی رکھی رہتی ہے

اسکی تو صورتیں اچھی ہیں کہ باعتبار تن و توش کے عریض و طویل ہے اور چھوٹی جھنی کو تو خدا بچائے اتنو راستہ بھی نہیں چلا جاتا چھدرا کر چلتی ہیں اس جھگڑے نے دونوں کا چینچلا نکال دیا اب وہ انہی کے واسطے مفید ہیں اور نہ کچھ میرے ہی کار آمد میرے بدن کے ٹکڑے بھی مجھ سے الگ ہیں۔

شاہ صاحب نے فرمایا اب کدھر رہو گے ادھر یا ادھر۔ گاڑھے خاں ہیں تو اب ڈھاکہ والی سے غرض رکھونگا ادھر ادھر رہکر تو روٹی کے لالے پڑ گئے تھے۔ کبھی کہیں دودھ دیکھ کر پی لیا کبھی کندہ کھایا کبھی اپنے دوست سے کہا بھائی گلاب جامن لیا موسم کی چیز ہے اگر اُسنے انکار کر دیا تو مفت میں تھپیڑا کھایا بہتر تو یہ تھا کہ اُس سے نبات کرتا۔ کہیں کسی سے ملنے گیا اُسکے یہاں اندر سے گولیاں نکال کر کھالیں اسی طرح سے ریوڑی گٹا کرتا پھرتا ہوں۔ ہمشیرہ نے بھی کسی دن پٹی نہ پڑھائی کہ تو ذات والے منہ میٹھا کرتے جاؤ اور جب ڈھاکہ والی تھیں تو منوں غذا رہتی تھی کبھی بجا گلیور سے بل دار خاں چلے آتے ہیں کبھی کالپی سے مصری خاں کوزہ پشت تشریف لائے ہیں اور آجکل تو جیسی غذا ملتی ہے میں ہی جانتا ہوں یہ باتیں شاہ صاحب کر کے چلنے کا ارادہ کیا شاہ صاحب نے فرمایا اتنو جاتے ہی گٹھ جانا کوئی بل کی نہ لینا اور اب چکر لگائے

1876

نہیں کرتی - پونہ اور ماچل پور میں جو آنکر دیکھا تو سب کا دسا درہی بگڑا ہوا ہے - وہاں سے چلکر احمد آباد آئی - وہاں دل نہ لگا تو مھوبہ میں آنکر کیپوری گنج کے قریب بنگلہ بنوا کر رہنے لگی - آپا نے بلوایا تو سرخرو بنکر زردہ کھانے کو آئی ہوں - آپکو دیکھ کے منھ پھٹا کا پھٹا رہ گیا چونہ کی کنخواب جیسا چمک کہ بولیں آپ میرے جھوٹ سچ سے تو بحث نکریں - ہاں خراج تو ایسی ہوں کہ گھر میں تا بنہ کا تار نہ چھوڑونگی اور آپکو موںنھ چکنا اور پیٹ خالی بنا دوں گی مگر اسکے ساتھ ہی آپ کو دنیا میں خوش غلاف مشہور کر دینا میرا کام ہے اور ایسا آرام دونگی کہ صحاب کہف کی نیند سو رہتے ہو زین کے تھان بولے جناب آپ نے اور آپ کے ملازمین نے میری کاٹھی کی تعریف کی -

گاڑھے خاں انکی دوروزہ جھلک اور چمکتی ہوئی صورت پر اور رنگین لباس دیکھکر اور پیچ دار باتوں میں ایسے آئے کہ تن بدن کا ہوش نہ رہا - گاڑھے خاں کی قیام پذیر جوانی تھی عاقبت اندیشیوں کے بھید سے واقف نہ تھے سیدھے سادھے بھولے بھالے دنیا کے اینچ پینچ سے واقف نہ تھے کہ دنیا آگے چلکر ٹیڑھی ہو جائے گی

غرض سُوت کی طرح ایسے اُلجھے کہ آگا تاگا کچھ نہ نظر آیا ایسے اندھے ہوئے کہ گویا شاہ عالم یہی ہیں اور اپنی ذات کو فنا کر بیٹھے کہ ململ جان سے شادی کا اقرار کر لیا۔ململ جان نے یہ خوشخبری سُنکر اپنے ہموطن یا جنسے دور و دراز کی بھی رشتہ داری تھی اُنکو کہلا بھیجا کہ تم جیسے بیٹھے ہو ویسے ہی چلے آؤ یہاں چاندی ہی چاندی ہے میری تقریب میں بھی شریک ہوا اور اگر جی چاہے تو میرے ساتھ یہیں رہجانا اب میرا پیر جم گیا ہے۔اگر میرے دم میں دم ہے تو گاڑھے خاں کے ساتھ جتنے بچے کُنڈے ہیں اُنکا نام و نشان مٹا دوں گی۔

گاڑھے خاں کے داروغہ چرخہ خاں سب جگہ گھومے ہوئے تھے اور مال گاڑھے خاں کا انہی کے پاس رہتا ہے۔گاڑھے خاں نے چرخہ خاں کو بلوایا اور اِن سے کہا کہ میں نے ململ جان سے شادی ٹھرائی ہے۔تمہارا کیا منشا ہے۔چرخہ خاں یہ سنکر بہت چکرائے اور کہا جناب آپنے یہ کیا ٹھانی۔اور یہ تو کہئے کہ ململ جان نے آپ سے شادی کا اقرار کس طرح کر لیا ململ جان تو بڑی باریک بلدار پھول کی پنکھڑی سے زیادہ نازک اُجلی طبیعت کی خوبصورت حسین آوانہ

سہرتلی پاٹ دار مرکیاں گلے سے نکلی ہوئیں کہاں تک عرض کروں لیکن آپ نے کسی شاعر کا قول نہیں سُنا شعر

پردیسی کی پیت کو سب کا من للچائے
دوہی بات کا کھوٹ ہے رہے نہ سنگ لیجائے

دیکھو دیکھو دھوکا نہ کھانا اور انکی گوری چٹی رنگت اور چکنی چپڑی باتوں اور نرم نرم صورت اور قطع دار چہرے پر نہ جانا۔

سنگین دل است ہر کہ بظاہر ملائم است
پنہاں دروں پنبہ بہ بین پنبہ دانہ را

گاڑھے خاں نے گردن کو ایک جھٹکا دیکر اونہہ کی اور کہا کہ میاں میں سب سوچ چکا ہوں۔ سنو سیدھی سیدھی رہیں تو خیر ورنہ گھر کے دھوبی سے وہ کندی کراؤں کہ سارے بل اور زندگی کی سلوٹیں نکل جائیں۔ اور اخلاقی دامن پر کوئی دھبہ نہ رہے کہتے کیا ہو کان پکڑی چیری بنی رہیں گی اچھا اب تم جاؤ اور مہمانوں کو بلاوا بھیجو سنبھل کے علاقہ کے سب بھائی برادر آویں۔ بجا گلپو۔ اعظم گڈہ بنارس۔ لدھیانہ وغیرہ وغیرہ کے سب مہمانوں کو بلاؤ مگر خبردار ڈھاک